بتوفیق خدای جہان صانع بدیع زمان
پنج رسائل نظم بذکر ولادت و بعثت و شفاعت حضرت خیر الوریٰ علیہ الصلوٰۃ والثنا
تصنیف شاعر فصیح اللسان اعجاز بیان واقف رموز خفی و جلی مولوی حکیم معصوم علی فتحپوری
در مطبع افضل المطابع محمدی رونق طبع یافت

ہی یہ گلزار بحر ان مسیح نام اسکا ہی بوستان مسیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنا ہی رب ودود
بھیجتا ہون نبی پہ اپنی درود
اسکے آل و اصحاب پہ
وارثے علم و آداب

تمہید فضائل میلاد شریف

کسکے آمد کا غلغلہ ہی بپا
ہر طرف ہی جو شور صل علا
ہی ہر اک شاخ نخل سر بسجود
دہن غنچہ پڑھ رہا ہی درود
سرو آزاد سر اوٹھاتا ہی
آپ کو منتظر بناتا ہی
شاہد گل نی ٹھاٹھہ بدلا ہے
رنگ تازہ بدل کی نکلا ہے
عام ہی سب پر آج لطف خدا
ہو گیا جوش بحر رحمت کا
قطرہ مین بحر کی روانی ہی
آتش گرم سرد پانی ہی
ہین پیدا آثار کسکی آنی کے
دل لرزتی ہین جو زمانی کے
اہل ضلالکی لیتی دہی کیون
آگ آتشکدونمین سرد ہی کیون
کیون نتی جان سب پشیمان ہین
نجم کیون گرم رجم شیطان ہین
کسکے آنے کا ہی سرور بپا
چار جانب خوشی کا ہی چرچا
کر دی آراستہ مکان سارے
نہرونمین نور کی ہوئین فوارے
ہوئین تکلف مکان بوجہ جشن
ملتی پانی نہ نہر شہد و لبن
کہند جمع روشنی ارکی زینت
وا کرین سب دریچہ جنت

کسکے آمد کی چل گئی یہ ہوا
رنگ بدلا جو باغ عالم کا
گل نرگس کا دیدہ حیران
کیا بحسرت ہی باغ کو نگران
قمریونکو ہی نغمہ کوکو
بلبلین ہین چہک ہین ہر سو
ہی جہان رشک گلشن جاوید
خاک زر ہی تو ذرہ ہی خورشید
ظلمت کفر ہی جہان سی دور
نور ایمان کا ہر طرف ہی ظہور
ہی سبب کیا سرور بیحد کا
رعب ہی کسکے آمد آمد کا
کچھ یہ کہلتا نہین سبب کیا ہی
متزلزل جو قصر کسرا ہے
موجزن وادی سماوہ ہے
خشک لب کیون بحیرۂ ساوہ ہے
کیون کہلی آج باب جنت ہین
نغمہ زن کیون طیور جنت ہین
کیون یہ رضوانکو آج حکم ہوا
کہول در رہا ہی جنت الماوا
ہر طرف ہووی فرش بارونق
کہین دیبا کہین ہو استبرق
کر دی آراستہ ہر اک گہر کو
کہول دی چشمہ ہای کوثر کو
کیون سرافیل کہکی ہاتہہ سی صور
کر رہا ہی ادای رسم سرور

کیوں زمیں ہو رہی ہے رشک فلک
کیسی آفت ہے جان شیطان پر
اہل خذلان پہ سخت خواری ہے
برگ ہر گل زبان حمد ہے
ہے تجلی کا ہر طرف یہ ظہور
کچھ زمیں میں یہ آب و تاب ہے آج
بادشاہوں کا نطق بند ہے آج
کس کے باعث سے فیض عام ہے یہ
غم دلوں سے جو سب کے دور ہے آج
جس پہ تھا اس جہان کا دارومدار
انبیا جس کے تھے بجان مشتاق
جس سے کون و مکاں کی رونق ہے
یاد جسکی ہے ہر کلام کے ساتھ
نقد یثرب سلالۂ بطحا
جس کے خاطر بنا ہوئی افلاک
جس سے سب خلق کو حیات ملے
جس پہ جان ذبیح ذبح رہے
حق سے جو ہمکو بخشوائیگا
قائد الخلق بالہدی والعون
قبلۂ اہل ارض و اہل فلک
صلوات الٰہ ہر دم باد
ذکر کا اوسکی سب یہ ہے سامان
ہر طرف فیض رحمت حق ہے
محفل پاک ذکر حضرت سے
اللہ اللہ کیا ہے شان و شکوہ

دور سے آتی ہیں کیوں مشک مہک
آج کیوں ہو رہا ہے خاک بسر
کلمۂ حق زبان پہ جاری ہے
آج توحید کی وہ کثرت ہے
چار جانب سے ہے نمایاں نور
ذرہ ہمچشم آفتاب ہے آج
دل کفار زیر گرد ہے آج
کس کے آمد کا اہتمام ہے یہ
کس کے میلاد کا سرور ہے آج
گردش چرخ تھی یہ لیل و نہار
جس کے آنیکا تھا جہاں مشتاق
جس سے دونوں جہاں کی رونق ہے
نام جسکا ہے حق کی نام کے ساتھ
اتھی نوحہ خوان ما اوحے
جسکا القاب ہے شہ لولاک
کشتی نوح کو نجات ملے
جس کے آمد مسیح نے کہہ دے
جس سے عالم نجات پائیگا
شاہ لولاک ما خلقت الاکوان
خواجۂ جن و انس و حور و ملک
بر محمد و آلہ الامجاد
بام و در پر ہے رحمت یزداں
آپکی ذکر کی یہ رونق ہے
عرش و کرسی کی آہیں زینت ہے
قدسی حاضر ہیں یاں گروہ گروہ

چادر حشمت زمیں میں آج ہے کیا
کس کے آمد کا ہے یہ سب سامان
ظلمت کفر ہو گئے مفقود
ہرگیا ہے کرا زمین وہ
صحن گلزار رشک ایمن ہے
کس کے اعجاز کا ہے فیض ملا
بارش ابر رحمت حق ہے
باغ عالم میں کون آتا ہے
یار ہے باعث کہلا سے کا
نہ فلک جسکی جستجو میں ہے
جس سے عالم کا تار و پود ہوا
نام جسکا ہے مخبر صادق
شافع حشر و پیشوائے جہان
جو ازل سے ہے پیشوا سب کا
واسطہ اوسکے نام کا جو دیا
باغ اسلام کی ہے جس سے بہار
مولد پاک ہے عرب جسکا
شاہ ہر دو جہان امیر عرب
بادشاہ رسل شہ بطحا
فخر آدم محمد عربی
اوسکی میلاد کا بیان ہے آج
ذکر حضرت کا عین ایمان ہے
جلوہ آیا ہر طرف ہے نور خدا
شامیانہ ہے عرش رب جلیل
نور کی لو سے جل رہی ہیں چراغ

جو بپا ہو رہے ہیں سبز لوا
سرنگوں بت تو بتکدہ ویران
نور وحدت ہوا ہے اب موجود
وحدہ لا شریک لہ گوید
شجر طور نخل گلشن ہے
جانور ہیں قفس لبش سے گویا
خار میں گل کی رنگ و رونق ہے
دل جو پھولا نہیں سماتا ہے
جشن ہے نبی کی ولادت کا
اور ملک جسکی آرزو میں تھے
جس سے سب خلق کا وجود ہوا
حبیب اللہ آپ ہے عاشق
قبلۂ دین و کعبۂ ایمان
جو ابد تک ہے مقتدا سب کا
ہیولی آدم کی سعادت عطا
جس نبی نا خلیل کی کی دعا
ہے شفیع الامم لقب جسکا
ہے رسول خدا نبی پاک لقب
سرور انبیا رسول خدا
مکی و ہاشمی و مطلبی
دیکھو معجز نما زبان ہے آج
بس یہی مغفرت کا سامان ہے
صل یا رب کی آ رہی ہے صدا
فرش پر فرش ہے پر جبریل
نکہت خلد سے بسے ہیں باغ

الله الله طرفہ محفل ہے
ایک جانب ہی انبیا کی صف
کوئی کرتا ہین کلام مقبول
ابر رحمت کی آبیاری ہے
جو محبت سی بیٹھی روتی ہین
متصل بیٹھی جاتی ہین جو دور
سر پہ رحمت کا شامیانہ ہے
رو کش آسمان یہ منبر ہے
سر پہ ہی ظل رحمت یزدان
جوش الفت سی ہی جن پہ چڑہا
ہین جو سرور سید عالم
یا نبی السلام علیک
بس ہو جاہ و احترام ادا
خامہ مدحت گر پیمبر ہے
ولولہ ہی جوشش کی مدحت کا
ہی بیان ولادت مولا
حال میلاد کر رہا ہون بیان
علما نی ہی اس طرح سی لکھا
مظہر نور کبریا ہی وہ گھر
لکھتی ہین اس طرح پہ اہل سیر
جیسے اولاد پاک یا اصحاب
خواہ نعلین خواہ موزہ پاک
جسمین ہو نسبت رسول کریم
انکی توہین کفر ہی یا نقید
جس مکان مین ہو ذکر حضرت کا

مظہر نور و قدس منزل ہے
با ادب ہین ملایک اکطرف
با ادب سنتی ہی ہین ذکر رسول
لب پہ سبکی درود جاری ہے
دفتر معصیت کو دہوتی ہین
ہی فرشتونکا ہر طرف سی ورود
رشک جنت غریبخانہ ہے
جسپہ مدحت گر پیمبر ہے
اور ملک گرد مروحہ جنبان
چشم رحمت سی شاہ بندہ نواز
یان ثنا خوانکی کانپتی ہین قدم
انما الفوز والفلاح لدیک
پاک علیک از تو صد سلام مرا
فیض روح القدس مدد پر ہے
دلمین اک جوش ہی محبت کا
خیر عقبے تو زینت دنیا
بڑہتی جاتی ہی قوت ایمان
جس جگہ ہو وہی ذکر حضرت کا
مورد رحمت خدا ہی وہ گہر
علما سب ہین متفق اس پر
خواہ کوئی حدیث خواہ آیات
پاک ہو وہی لباس یا مسکوک
یاد اوسکو کرو بصد تعظیم
منکر اونکا ہی بیگمان گمراہ
ذکر آئی نہ دوان اہانت کا

حامل عرش مہتمم ہین یہان
بیٹھے ہین سب جگا ہی خاص و عام
ہر طرف مرحبا کا شور ہی آج
آپ پہ بہیجتی ہین جو صلوات
ذکر میلاد سی ہین جو مسرور
یاد حضرت سی متصل دل ہین
ای خوشا مدح خوان کا غرور وقار
زیب منبر ہی اس طرح وہ فصیح
قبلۂ دین کا ہی ثنا خوان آج
دیکھتی ہین اوسی بصد توقیر
اوٹہ گیا ہی جو سامنی سی حجاب
بسلام آدم جو ابم وہ
مرحبا ای طبیعت موزون
دلمین ہی فکر نعت لب پہ درود
ذکر حضرت متاع ایمان ہے
مرحبا میری طالع بیدار
کیا بیان ہو سکی فضل محفل پاک
پاک ہو وہی وہان خدا کا گہر
غیرت خلد کیون نہ محفل ہو
ہو وہی جس شئی کو آپ سی نسبت
یا کلام شریف خواہ بیان
خواہ عمامہ ہو خواہ ہو چادر
کرو تعظیم انکی سب کی ساتہ
ہین جناب رسول شاہ انام
بزم اقدس مین آکی جب بیٹھو

اور ملایک ہین طرفگی گویان
کوئی پڑہتا درود کوئی سلام
پہر زمین رشک کوہ طور ہی آج
دمبدم بڑہتی جاتی ہین حسنات
اوسی راضی بہت ہی رب غفور
نور برستا ہی اپنی محفل مین
ہی عیان اوس پہ رحمت غفار
چرخ چارم پہ جس طرح ہی مسیح
پائی منبر پہ اوسنی ہی معراج
سنتی ہین گوش دل سی تقریر
کرتا ہی یون سوئی مدینہ خطاب
مرحبے بر دل حسد ایم نہ
بیٹھی بیٹھی نکالے کیا مضمون
صفحہ پر خامہ کر رہا ہی سجود
سجدہ اقوت اللہ دل و جان سے
ہون ثنا خوان سید مختار
جسمین ہو ذکر سید لولاک
اور میلاد مصطفے کا ذکر
جسمین رحمت خدا کی نازل ہو
یعنی منسوب ہو سوئی حضرت
یا کوئی بزم خواہ کوئی مکان
سبکی تعظیم فرض ہی ہم پر
ذکر انکا کرو ادب کی ساتہ
اور کلام آپ کا ملوک کا کلام
با طہارت بصد ادب بیٹھو

چھوڑو ذکر شراب و ذکر طعام
جسکی چھکی پڑھو درود و سلام

کرو بیجا نہ ذکر محفل مین
کچھ تو خوف خدا کرو دل مین

کار عقبی بناؤ یان آکر
باتین کرلینا گھر مین جاکر

جا ہی تعظیم اور مسرت ہی
بزم میلاد و ذکر حضرت ہی

اسمین رحمت خدا کی نازل ہی
سید الانبیا کی محفل ہے

بزم میلاد سی جو ہین سرگرم
سب غم و درد اونکی ہونگی کم

سنکے احوال مولد والا
جو کہ ہی رسم تہنیت کو ادا

اور سی خوش وہ ہونگی آل خدا
اجر اوسکو ملیگا وہ جزا

ہوی دنیا مین ہر بلا سی نجات
اور عقبی مین رفعت درجات

یہ خوشی رائگان نہین بخدا
کیا نہین بولہب کا حال سنا

قصہ آزاد کردن بولہب ثویبہ کنیز خودرا بخوشی میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علما کا ہی اسطرح یہ بیان
جبکہ مکہ مین با صد شان

پادشاہ رسل ہوئی پیدا
آئی دنیا مین سید والا

ہر طرف یہ خبر ہوئی مشہور
نور حق نے کیا ہی آج ظہور

جو ثویبہ ابولہب کی کنیز
تھی بہت باشعور و باتمیز

شرف اوسنے خدا سی ہی پایا
دودھ اوسکا حضور نے ہی پیا

روز میلاد سید والا
بولہب کو یہ اوسنی مژدہ دیا

بہائی جو آپ کی ہین عبداللہ
انکو بخشا خدا نے پارہ ماہ

پسر نامور ہوا پیدا
طرفہ نور نظر ہوا پیدا

گل کہلا آپ کی گھرانی مین
ایسا لڑکا نہین زمانی مین

ہی صدا تہنیت کی آج بلند
لو مبارک ہو تمکو یہ فرزند

پرورش پائی وہ حشمت و جاہ
کری اقبال مند اوسکو اللہ

ہی براہیم کا وہ چشم و چراغ
اوسسے پھولا رہی خلیل کا باغ

وہ کری رفع امر باطل و حق
منصب ہاشمی کو دی رونق

کسکو کعبہ مین یہ ملا منصب
ہو رئیس قریش و میر عرب

پای آدم کی طرح عزت و شان
مثل ادریس ہو بلند مکان

اوس سی فرزند ہو شان طلبی
یہ بھی مثل خلیل ہووی نبی

مالک جز و کل کرے اللہ
اسکو ختم الرسل کرے اللہ

مژدہ یہ بولہب نی جب سنا
اوسکو بھی انتہا سرور ہوا

سنکے ایسا ہوا وہ خرم و شاد
اسی خوشی مین اوسی کیا آزاد

اوسکی طالع کی یاوری دیکھو
اوسپہ لطف پیمبری دیکھو

اسی خوشا اوسکی بخت کی امداد
آپ کے نام پہ ہوئی آزاد

دیکھنا بولہب کی بہر قسوم
جب نبوت کی خلق مین ہوئی دہوم

چڑھ گیا اوسکی سرپہ جب ادبار
آپ سی پہر گیا وہ آخر کار

ہی جہان کارخانہ عبرت
ہی یہ قصہ فسانہ عبرت

جسکے گھر مین نزول رحمت ہو
کیا غضب ہی کہ اوسپہ لعنت ہو

باغ فردوس جسکی گھر مین ہو
چھوڑکر اسکو وہ سقر مین ہو

گھر مین ہو جسکی کبریا کا حبیب
وہ جہنم کو جاوی وائی نصیب

ہون محمد سے ہمارا انصار
اور رکے مین بولہب ہو خوار

مدنی دیہاتی وسکتی
حبشی رومی و کرد نشتی

سب تو آ آ کی ہون صحابی رسول
ہو رہی نامزدی کا بولہب پہ ملول

سب یہ نیرنگی زمانہ ہے
دہر عبرت کا کارخانہ ہے

شکر ہی تیرا ای خدای جہان
تو نی دی ہمکو قوت ایمان

تجھسے توفیق ہمنی یہ پائے
یعنی راہ نجات دکہلائے

تو نی روشن کیا چراغ یقین
تجھسے ہمکو ملی یہ دولت دین

تو نی ثابت قدم کیا ہمکو
تو نے خیر الامم کیا ہمکو

دل کیا تو نی مطلع انوار
بدلی انکار کی دیا اقرار

کرین کس منہ سی تیرا شکر ادا
تو نے پیدا کیا محمد کا

خواب دیدن شخصی ابولہب را بعد از مردن و سوال کردن از عذاب جہنم و جواب بولہب

از وضع حمل کہ ستان دیا
سیہ اوڑا ہوا میں پہونچا
پوچھا مریم کی بعد کیا کہ دیا
آہ مصیبت سے جان خطرے
شرک اور کفر جو کہ تھی ہوا
شرک کی میں نے آپکی تعظیم
ساری آفت یہ دور ہو جاتے
جب سے تقدیر مجکو یاں لائے
رنج و تکلیف و شدت و ایذا
ہو لی جہرے ورنہ میں خرم شاد
ہو نہ لوٹنی کی جا ہے یہ
دشمن دین کو اس مسرت سے
ہی یہ وہ بزم اور وہ ذکر شریف
اہل اسلام لائیں آپ یقین
غیرت خلد کیوں نہو وہ مقام
کیوں نہ غم سے نجات ہم پائیں

او نے بیٹے کی جہاں سنی
تھا جو کچھ اس نے نار میں پہنچا
بولا گندا ہوا ہوں دوزخ کا
پڑتی ہیں گرز آتشین سر پر
یہ نتیجہ ملا مجھے اوسکا
لیکن اوسی سے ہی یہ عذاب الیم
بار یہ مجھپہ نور ہو جاتے
تو ملی تخفیف بھی کبھی پائے
ایکدم بھی نہیں ہوتی یہ جدا
کر دیا تھا ثویبہ کو آزاد
وہی میلاد مصطفا سے یہ
جبکہ راحت ملی اذیت سے
جسمیں لاتی ہیں انبیا تشریف
ہو جہاں ذکر مولد شہ دین
خود جو تشریف لائیں شاہ انام
جب قدم رنجہ آپ فرمائیں

ہی لکھا بولہب اجسد حسرت
قعر دوزخ میں جبکہ وہ ٹھہرا
طوق و زنجیر و ذلت و خواری
دوڑتی چار سمت سے ہی نار
کی نہ میں نے رسول کی تصدیق
گر میں ایمان رسول پر لاتا
کہہ چکا بولہب جو سب حال
بولہب نے یہ روکی اوس سے کہا
پر جب آتا ہی یوم مولد کا
ہوتی اوسدن ہی مجھپہ تخفیف
جلوہ گر کبریا کا نور ہی یاں
ہی عجب تم جو کرتی ہو سجدہ
ہی زمیں اس محفل کی نشان فلک
کہ وہ ہوتا ہی رشک جنت
بن گئی کام سب ہماری بس
ٹک کسی شکل میں نہ آتی مگر

کر گیا اس جہان سے جب رحلت
خواب میں ایک شخص نے دیکھا
اور سر سے ہی شعلۂ نار سے
نہ اماں ملتی ہی نہ جا ہی فرار
اوسے دوزخ ملی ہوا زندیق
بدلی دوزخکی خلد میں جاتا
پھر کیا دوسرا یہ اوس سے سوال
ہی یہاں اسطرح پہ حال مرا
جسمیں پیدا ہوئی رسول خدا
ہی غنیمت نہی وہ یوم شریف
وہی دن اور وہی سرور ہی یاں
اجر اسکا نہ یکا رب غفور
جسمیں ہی دمبدم نزول ملک
خود قدم رنجہ کرتی ہیں حضرت
لو مبارک ہو مولد اقدس
اک روایت بیان کروں آپسے

قصۂ تاجر بغداد بانی محفل شریف میلاد و تحیر یہود و گفتگوی زنش دربارۂ محفل فیض بنیاد

راوی خوش بیان خوش آئین
عالم باعمل بفضل و ہنر
ایک تاجر تھا ساکن بغداد
صاحب خیر و باعث حسنات
تھا کبھی طاعت خدا کرتا
شغل اوسکا تھا ذکر حضرت کا
فکر دنیا نہ عاقبت کا غم
رہتا تھا منتظر وہ نیک انجام

شیخ ذی منزلت جلال الدین
اور ثقہ راوی حدیث و خبر
مالدار و تونگر و جواد
مقبل و متقی و خوش اوقات
اور کبھی ذکر مصطفا کرتا
تھا بجان عاشق رسول خدا
عاشق ذکر قبلۂ عالم
کہیں مولد کی آئیں پھر ایام

بصفات علوم دین موصوف
لکھتے ہیں یوں حکایت مولد
نیک کردار و عارف زاہد
میہمان پرور اور پر تمکین
کبھی ہوتی ادا خدا کی نماز
آپ کا ذکر بندگی اوسکی
غرق تھا آپکی محبت میں
جب یہ ماہ مبارک آتا تھا

سیوطی شہیر اور معروف
جسکے راوی ثقات ہیں مجید
حق شناس و فقیر و عابد
حب دنیا کی ساتھ رکھتا دین
کبھی حضرت کی ساتھ راز و نیاز
آپ کا نام زندگی اوسکی
تھا یہ اوس باخدا کی عادت نیک
پھر تو پھولا نہیں سماتا تھا

ل وجان سی وہ مرد با ایمان / کرتا بزم رسولؐ کا سامان
بہین فرش زری بچھاتا تھا / شمع کافور کی جلاتا تھا
کبھی پلکون سی جھاڑتا وہ خاک / یعنی یان ہوگا ذکر ستیا پاک
ذکر ہوتا تھا آپ کا جسدم / پڑہتی والیکی چومتا تھا قدم
جسقدر پاس ہوتا مال و زر / بانٹ دیتا تھا نام حضرت پر
اوسکا ہمسایہ اک یہودی تھا / حال سب اوسکا دیکھتا رہتا
ست فضل تھا اوسکی دل پہ عیان / رہتا تھا دیکھ دیکھکر حیران
گہر مین کیون اسکی ہوتی ہی محفل / ہوتا بیچین کیون ہی اسکا دل
گہر مین ہوتی ہی اسکی کچھ تقریب / پر یہ دیکھا نہین ہی امر عجیب
ہوتا کس شخص کا ہی افسانہ / جسپہ جی ہی ایسا دیوانہ
اسطرح مین نی ہی یہ حال سنا / تھی نبی انکی سید بطحا
کرتی ہین آج اونکا ذکر جو / بس یہی بات کا ہی سب یہ [illegible]

بہتر زینت محفل میلاد / کرتا تھا اہتمام حد سی زیاد
آتی والو نپہ کرکی زر کو نثار / اپنی آنکھین بچھاتا وہ ہر بار
پی نیل مرام و کسب ثواب / جمع ہوتی تھی با وضو احباب
پڑہتا تھا وہ [illegible] اوقات / بر محمد و آل صلوات
تھا وہ خرچ آپکی ولادت کا / بس یہی نفع تھا تجارت کا
اوسکی بیتیا بی اور سوز و گداز / اوسکا محفل مین خلعت حسن نیاز
اوسکی عورت نی ایکدن سمجھایا / اس مسلمان کو ہو گیا ہی کیا
کبھی ہنستا ہی گاہ روتا ہی / کیون یہ بی اختیار ہوتا ہی
شادی و غم سبہی کی ہوتا ہی / یون نہین کوئی جان کھوتا ہی
سن چکا جب کلام عورت کا / اوس یہودی نی اوس سی یہ کہا
ہین جو سردار انبیاء کرام / ہی جناب محمدؐ اونکا نام
سن لیا جب ان یہودنی حال / متعجب ہوئی وہ لیکن کمال

مشرف شدن یہود در عالم منام بزیارت جمال جہان آرای خدیو زمین و زمان خاتم پیغمبران صلی اللہ علیہ وسلم

جب وہ خورسند ہوئی تجھ مین / رات کو سو گئی تفکر مین
واہ کیا رات تھی وہ وصل سے ملی / پر ضیا صورت شب اسری
نور مہتاب پر تہا جوش صفا / ساری عالم مین تہا وہ نور ضیا
تہا کہچا بہر دید با نی باغ / چشم نرگس مین سرمہ ما زاغ
نور سی عرصہ جہان روشن / صحن عالم تہا وادی ایمن
سو رہی تھی زن نجستہ خصال / ناگہان خواب مین یہ دیکہا حال
لیلۃ القدر کیطرح یک سر / سجدہ کرتی ہین کہ کی بام و در
در و دیوار سب ہین سر بسجود / ہر طرف پڑہ رہی ہین لوگ درود
ملکی انکھونکو وہ زن خوش خو / لگی حیرت سی دیکھنی ہرسو
کر بجمع گئی ہین پیر و جوان / بیچ مین ایک شخص عالیشان
سر سی لیکر تا قدم سراسر نور / چہرہ غیرت دہ تجلی طور
با ادب ہو کی بولا ایک جوان / شہ گردون جناب عرش مکان

آنکھہ بند اور دیدۂ دل وا / سوتی ہی اوسکا بخت جاگ اوٹھا
رات تھی وہ برنگ صبح بہار / فتنۂ خوابیدہ عدل تہا بیدار
طرب انگیز چل رہی تھی ہوا / وہین غنچہ تھی خوشی سی وا
ہر روش پہ تہا پرتو مہتاب / جسطرح ہی روان ہو جدول آب
نور افشان ثوابت و سیار / رات تھی یا کہ مطلع انوار
ہر طرف ہی شعاع نور نسیم / کہ ہی غیرت دہ بیاض ارم
آمد آمد کی ہی کسیکی دہوم / گہر مین بہی اوسکی قدسیونکا ہجوم
نغمۂ خلد ہی بسی ہین مشام / گہر مین پہیلی ہی بوی مشک تمام
ناگہان سوی صحن کی جو نظر / دیکھتی کیا ہی وہ ستودہ سیر
آفتاب سپہر جاہ و جلال / نیر برج اعتلا و کمال
ہو کی حیران لیا یہ [illegible] / کیست این با چنین جمال و جلال
شاہ کونین رسول الثقلین / جد والای حضرت حسنین

سب وراانبیا حبیب خدا
شافع عاصیان بروز جزا
رنگ و بوی گل نبوت ہی
رونق روضۂ رسالت ہی

بحر لولاک کا یہ گوہر ہے
حرج مازاغ کا یہ نیّر ہے
باعث خلقت وجود جہان
علت غائی زمین و زمان

ہی یہ رتبہ یہ احتشام اوسکا
قاب قوسین ہی مقام اوسکا
جب سنا اوسنی نام حضرت کا
ہوگئی چین بولی صل علے

آنکھیں ملتی وہ ایکبار اوٹھی
نام حضرت کا لی پکار اوٹھی
نام لیکر کیا جو اوسنی خطاب
آئی لبیک کی صدا ہی جواب

ایسی ہین بندہ پروری کی شعار
سنکے پہر بولی سید مختار
کیون تردد ہوا تجھی اسدم
کہہ جو کہنا ہو یان کھڑی ہین ہم

سن چکی جب یہ رحمت کا کلام
آئی نزدیک تب وہ نیک انجام
پہلی دست شہ امم چومی
جہک کی پہر آپکی قدم چومی

روتی تہی یہ کہکی بادل زار
گرد پہر کی پہر ہوتی وہ نثار
کعبۂ دین کا کر چکی جو طواف
بولی لونڈی کا ہو قصور معاف

اب لیتا ہی جسم زار مرا
کبھی ہچہ ہین ہین لی جرم و خطا
بد ہی آغاز او بد انجام
کفر او شرک ہی تہا مجکو کام

پہنچی حضرت سی ہی یہ اژدہا
لیکن مجکو حضور سی ہی تہا
ہو مین حضرت سی ہی نہ مناسبت
ہی یہ لونڈی گناہگار بہت

سبب اسکا نہین ہی کچہ بہلا
جو عداوت ہو آپ ہی کہتا
اوسپہ اسدرجہ ہو کرم کی نگاہ
لائین تشریف اوسکی گہر ن شاہ

باعث اسکا شتہ سبب کیا ہی
لونڈی صدقی کہی سبب کیا ہی
کیون کہلی ہی یہ چشم رحمت شاہ
آج لونڈی یہ کیا عنایت ہے

جواب دادن قبلۂ عالم سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم از سوالات دہوبیہ و بیان فرمودن حضرت بزبان مبارک شرف بزم میلاد و شرف شادن تاجر بعین سعادت ببرکت قدوم والای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب کلام زن ہو چکی سنا
لب معجز نما ہوے پہر وا
قبلۂ دین نی یون کیا ارشاد
غم نکہا تجکو ہون مہکیا شاد

آپ تو کر دینگی ایسی تقدیر
عفو ہو جائینگی تیری تقصیر
اور جو اسکا یان سبب پوچہا
لی مین اوسکو ہی تجہسی ہون کہتا

پہ ہو تاجر ہی وہ نیک نہاد
کہہ دینا جسکی تہی محفل میلاد
باخدا متقی و نیک سیر
تیری ہمسایہ ہی ملا ہی جسکا گہر

یاد جسکو ہی یہ سب آئین
ذوق کیا ہی یہ احتشام عجیب
بندہ برگزیدہ عنقا
جان و دل سی ہمارا عاشق زار

تہی میلاد اوسکی گہر ہر دم قدیم
آج محفل تہی بقصد عظیم
تہا ملائک کا اوسکی گہر مین ہجوم
بادب پڑہ رہا تہا جو درود

رحمت حق تہی متصل نازل
روکش باغ خلد تہی محفل
ذکر ہم تہی یہ ولادت کی
اوسنی اس بات کی مسرت کی

ہم خلوص اوسکا دیکہتی ہین جب
اوسکی تعظیم او وہ حسن ادب
ہوگئی خوشنود اوس سی ہم اکثر
چلی آتی ہین آپ اوسکی گہر

ذکر ہم پسند کرتی ہین
اوسکا رتبہ بلند کرتی ہین
اوسپہ ہم بہیجتی ہین رحمت حق
اوسکی محفل کو دیتی ہین رونق

تجکو اسباب ہین تہا کچہ انکا
ہو گئی حیران یہ کہتی تہی ہاے
کسکا ہی ذکر اسکی ہی محفل
اوران باتونسی ہی کیا حاصل

تیری حیرت وہ ہی نہ انکا غبار
اوسپہ ہوتی تہی وہ تری گفتار
تیری ہی تشویش وہ تیرا احوال
ہی عیان مجہپہ سب بوجہ کمال

اب نکلتا ہی تاہ تیرا اشک
آئی ہم اس لیی تیری گہر تک
دیکہ تاجر کی اتہ عزت وشان
دیکہ لی اوسکی قوت ایمان

تو عبث بند فکر مین ہی ہی
دیکہ اب اوسکی بزم کی توقیر
حق سی ہم اوسکو بخشواتی ہین
دیکہ ہم اوسکی گہر مین آتی ہین

سن لیا تمنے معشر اسلام / بزم میلاد کا یہ فیصل تمام
دیکھی مولد کی تمنے سب برکت / ذکر والا کی سن لی کیفیت

یہ تو اپنا بیان مجمل ہے / ذکر حضرت کا اس سے افضل ہے
اسکی محفل کو لوپ چھپے ہو گیا / ذکر جسکا ہو عین ذکر خدا

ہی بس اس واسطے مناسب یہ محل / کوئی بیجا نہ سمجھے یہ محفل
دلمیں تھا اس سے کی اور الکہون / فضل میلاد کا بڑی مضمون

طول تقریر سے زبان روکے / اشہب خامہ کی عنان روکے
یان سے اب ختم مدعا کیجے / بس سیج آداب دعا کیجے

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

ای خداوند کارساز کریم / ملک صانع و قدیم و حکیم
خیمہ برپا کن سپہر بلند / آسمان ساز اور زمین پیوند

نقش پرداز کارگاہ جہان / کاتب نسخہ زمین و زمان
تو نے برپا کیے یہ نہ افلاک / خاک کو تو نے دی یہ صورت پاک

تیری صناعی کا ہی سب یہ اثر / نخل مین شاخ شاخ مین ہی ثمر
تجھی گوہر نے یہ چمک پائی / تو نے انسان مین دی یہ بینائی

سبکو تجھی ملی وجود کی راہ / تیری قدرت پہ تیری صنع گواہ
تو انیس دل غریبان ہے / مرہم زخم سینہ ریشان ہے

مغفرت پر ہی تیری سبکو ناز / ای مری کارساز بندہ نواز
عرض مطلب مین ہون بہت حیران / شرم سے بند ہو رہی ہی زبان

روسیہ شرمسار و پر تقصیر / روز و شب بند معصیت مین اسیر
مبتلای بلای حرص ہوا / پای بند جفای جرم و خطا

ہی عیان تجپہ حال دل مولا / تیری آگی بھلا کہون مین کیا
مین سزاوار نار ہی ہی نور / مین گنہگار تو خدای غفور

میری ہر حال سے ہی تجکو خبر / تجپہ روشن ہی میرا خیر و شر
تو رحیم اور گناہگار ہون مین / مغفرت کا امیدوار ہون مین

عفو کر میری جرم رب رحیم / تو کریم اور ترا حبیب کریم
ہو مری والدین کی بھی نجات / بہر آل نبی نیک صفات

اور عاصی کی یہ دعا ہو قبول / بہر روح رسول و آل رسول
ہر غم و رنج سے مین پاؤن نجات / ہون روا میری دلکی سب حاجات

دلمیں روشن ہی چراغ یقین / رہی لب پر ثنای قبلۂ دین
دی خدا مجکو عشق پیغمبر / رہون مدحت گر و ثنا گستر

باحضور و خلوص بہر ثواب / جتنے حاضر ہین بزم مین احباب
ای خدا بہر سید البطحا / بخش دینا تو سب کی جرم و خطا

بر ہمین ختم شد این خجستہ کلام / ختم شد والسلام والاکرام

تمام شد

یوں کہا ہے ان ہی نے سیر لکھی ہیں خبر
ثابت حدیث سے یہی یہ امر ہو گیا
حقا کہ اصل پاک تھا وہ کائنات کا
ہوتا نہ وہ تو کشتی عالم کا نا خدا
جب حامل امانت رب کریم ہو
مہر و مہ و زمین و زمان سما تا سمک
خشک و تر و نبات و جمادات و جبال
کنز خفی تھی ذات خداوند دو جہان
پیدا الہی نسبت کون و مکان کا نور
کرتا رہا طواف ہزاروں برس نور
سنکر خطاب حضرت خلاق ذوالمنن
یہ صانع قدیم کو جب عیاں آ گیا
ہر جزو سے ایک چیز نئی ہو گئی عیاں
جزو دوم جو قسمت خالق سے بچ رہا
القصہ حکم حق سے جو روح سوال لیا
تھوڑی سی خاک طاہر و پر نور لے چلا
اوس جا کہ خوابگاہ شہ دوسرا ہے اب
جو ان کی ذکر سید لولاک ہو گیا
اب جس سے نور دیدہ آدم بنا تھا
القصہ لیکی خاک مصفا کو جبرئیل
آب طہور کوثر و تسنیم و سلسبیل
اطباق آسمان و زمین میں پھرائی تو
یہ اصل پاک جو ہے ذریعہ حیات ہی
مشتاق وہ نور لم یزل و شمع دوسرا

بیان آغاز ظہور نور و افو السرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے جو سب سے خلق ہوا نور تھا مرا
باعث تھا وہ سبھی کی وجود و نشان کا
ملتا کہاں سے نوح کو جودی کا پہر پتا
کس طرح سے ذبیح نہ ذبح عظیم ہو
آب و ہوا و نار جنات و حجر و ملک
دریا سے اخضر فلک و بہشتی ہا و اہل
منظور یوں ہوا کہ اسی کو عیاں کریں
تا ذات ذوالجلال کا عالم میں ہو ظہور
پھر یوں ہوا خطاب کہ اے علت ظہور
سجدہ میں جہک گیا وہ یقین شہ زمن
ایک جزو اس سے نور نبی کو بنا دیا
کرسی و عرش لوح و قلم گلشن جنان
تھا اوسکی باقی کچھ نہ سے خوب کا پتا
بنگر ہوئی بساط ملائکہ سے تا سماک
لا جبل پہر طینت سلطان انبیا
یا تحفہ خاک پاک سے کرنی لگی طلب
سینہ زمین کا مثل صدف چاک ہو گیا
اب جس سے تھا دو عالم بنا تھا کی
پہونچی زیر عرش خدا نے بھیجا
لی آئی خلد سے لی تجھے جبرئیل
او پیش پیش لی چلی منادی ملائکہ
یہ طینت رسول شفیع العصات ہی
مصباح بارگاہ ازل تہہ دجی

تھا وہ ازل سے عرش معلی پہ تابناک
ہی قائم قدم کا وہی سوچ او یقین
ہوتا نہ گر خلیل میں وہ نور فیض یاب
المختصر وہ نیر نور خدائے پاک
ظل و حرم عالم ظلمات اور نور
کرسی و عرش لوح و قلم جن سبھی تا بالبشر
اب آ گیا ظہور شیونات کا خیال
جب نور پاک ذات قدم سے جدا کیا
تو تھا ان کبریا نے کہا یہ ملا ہے
ساجد رہا وہ ایک برس حق کے سامنے
اوس جو ہر شریف پہ حقیقی جو تھی نظر
مہر و مہ و ملائکہ و روز و شب
یعنی کہ اوس سے روح رسول جہان بخیر
پہونچا یہ حکم روح امین کو کہ جلد تر
روح الامین بحکم خداوند ذوالمنن
کا ہی ارض پر طینت سلطان اوس سرا
خوش ہو کے کہ ہی تہی تھی ابھی لب
تھا فخر سے زمین کا تو بسط خشی سے
کافور و مشک جنت فردوس لیکی
ہو کر خمیر طینت اقدس بنی چلی
دیکھو طینت شہ عالم پناہ ہی
یہ نیر فلک ہی یہی کوکب یقین
المختصر مرا اسی عرش

نور رسول پاک ہی تھی شمع شش جہت
نور ہی سے تھا وہ آئینہ اجداد پاک کا
وہ ہی تھا جس کو آدم و حوا نے بھی پہچانا
ہوتی کہاں سے آتش نمرود لالہ زار
ہر شے میں تھا تجلی ذاتی سے تابناک
سقف سما و سدرہ و طوبی و قصر حور
اب مثل نور پاک سے ہیں مختصہ
پہلے جو ہیچ خلق سے تھی ہزار سال
پہر طواف عرش تقرب بجا لایا
سجدہ بجا ہی شکر کا کرتا وہ مصطفی
تھی لب پہ شکر خالق اکبر کی گفتگو
اوس سے ہو گیا دو حصہ یہ سے
نور خدا سے جو چیز میں خلق یا
وہاں جسم و جان ہوا و جان جہان
اور کر فضا سے قرب حق میں تجلی کیا
سوچی یہ آئی بصد شوق زمین
خاک طہور حقیقی طلب کی ہی چلا
ذرہ سے ہی خاک سے اطلب حبیب
وان عرش کہہ رہا تھا کہ یا لیتنی تراب
آب بقا میں اوسکو ملایا بصد طرب
سر پر ملائکہ لی اوٹھا کر وہیں سے
دیکھو یہ درج کو نیر الہی
مشہور اولین ہی تو نہ کو آخرین
لنکا باالصورت ونہ بل

ابتدا ہی قصہ تخلیق آدم علیہ السلام و ظہور آثار و لادت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سبیل انتصار انتقالات نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حیران تھی اوسکی کام مین سب پیر و جوان
لڑکی تھے سب سے صدمی یہی تھی گلعذار
گھبرا کی دیکھ کی یہ حال پسر
رکھتی ہین یان آتا ہی ہاتف سلیف
طی کرکی راہ وادی صحرا ابد و غم
بطحی مین گم ہوا وہ مہ بطحی ترا
ملجائیگا تجھے ترا قوت بصر
بیٹھا ہبل نیاز و ارادت سی کہتا حسین
کیا تو یتیم آمنہ کو جانتا نہین
کانپتا تھا جسکے سولہ اقدس کا ماجرا
بتلائیگا وہ کیسا مرا محبوب ہی کہ ہر
کرکی طواف گرد ہبل اپنی بول کہا
سنتی ہی نام پاک خداوند بحر و بر
سرپاؤن تلی ہلکو گیا آج الامان
یہ طفل چند روز مین ہوگا شہ غیور
جب حضرت حلیمہ نی مضمون یہ سنا لیا
بیٹھی تھی کہ یہ بیان نی فکر و شان
تہا کہ ہر سو آتی ہی زمکی بتلا
تو لی تیغ کی سنا بان کو کیا کیا
تجھی کہان چھپا تہا بتا مجکو اشتاب
تجھے کہان جدا ہوا ماہ نبی ترا
آل قصی کا سبب غم و شغلا
کیا ماہ وہ مرا یہین صحرا مین گم ہوا
رو کر کہا حلیمہ نی آخر یہ ماجرا
افسوس گم ہوا مرا فرزند نامدار

ہوتی عجائبات جہان اوس سی ہی عیان
کچھ اور بھی معاملی آتی تجھی نظر
آخر کیا یہ مشورہ ہم سب نی بیٹھ کر
اس گوہر یتیم کو پہونچائین تا بجند
لی آئی یان ملک وہی بہشت عالم
افسوس کہو گیا وہ مرا گوہر ترا
بیہودہ کیون ہی صفدر قوت سے نوحہ گر
دیگا بتا ابھی ترا فرزند نازنین
کیا پوچھی اوسکا حال ملاقات شاہ نہین
تہا سر کی بل زمین پہ الت پکڑا
اپنی ہی پاؤن سر کی زمین جسکو نہ تھی
آئی ہی تیری پاس حلیمہ بالتجا
سب بت گری زمین پہ ہیبت سی
یہ نام تو لی کسکا لیا آج الامان
یہ ہم تو ہمکو توڑ کی پہینکیگا دور دور
وان ہی نہ اوسکی نور نظر کا پتا ملا
دیکھا اوسی کہ روتی ہوئی آئی ناگہان
ہی خیر کیا ہوا اپسر نامور ترا
چشم و چراغ دیدہ عدنان کو کیا ہوا
وہ مہر مکہ کا ماہ عرب کا آفتاب
وہ آل فہر و غالب و مالک کا یادگار
بطحی مین آئی تجھی بتا کب جدا ہوا
ہاشم کا چاند وادی بطحی مین گم ہوا
یعنی کہ گم ہوا اپسر نامور ترا
دریا و آل غالب و آل نبی نزار

شہرہ ہوا جب اوسکی فضائل کا چارسو
جسکی بیان حال کی طاقت مجھی نہین
اس طفل مہ جبین کو بصد حسرت اب
نور نگاہ آمنہ خاتون کو چلی اب
یان تک پہونچکی آج وہ محبوب گم ہوا
جب سن چکا بیان حلیمہ وہ پیر مرد
فرزند کی الم مین اوٹھاتی ہی کیون تعب
قصی نی یہ آتی اوس سی حلیمہ نی یہ کہا
قصہ بہت بڑا ہی کہانتک بتاؤن اب
غم سی ہی اور نہ آئی ولادت سی
القصہ پیر مرد بہت کرکی جد و کد
تو ہی مجھی ہبل کا بتا لے شان
آئی تھی سبکی جو قسمی ہبل سی جدا
یہ نام پاک جسکا ہی وہ طفل نامور
وہ طفل کسطرح سی بلائی ہوئیگا ہبلا
روتی ہوئی وہ دیکھتی ہی سب کی
گھبرا گئی حلیمہ کو پایا جو دردمند
سچ تو بتا وہ صاحب تعظیم ہی کہان
ہی کسطرح وہ نام و نشان نبی نزار
سچ تو بتا سلالہ بطحی گیا کدہر
وہ جستہ تا کہان ہی مرا اشک بار تہا
افسوس کیا مری عالی وقار کو
سچ کیون نہین بتاتی ہی مجھسی یہ ماجرا
جد رسول پاک نی سن لی جو یہ خبر
یا حضرت قریش خبر لو مری شتاب

محسود خلق ہونی لگا طفل ماہ رو
اور اوسکی فہم راز کی قوت مجھی نہین
بیچا ہی دیار سی اپنی سوی عرب
پہونچا ہی کنار مین مادر کی باطرب
کنعان مین نور دیدہ یعقوب گم ہوا
بولا کہ دل سی کہینچ کی اسطرح
تو ساتھ میری کعبہ تک
یہ کیا کہا بتا تجھی ای پیر کیا ہوا
پیش ہبل ہی یہ کہ یا خوارق و تعب
لوٹا کیی تھی سطح زمین پر تمام رات
پیش ہبل حلیمہ کو لایا اشتداد و
وہ ماہ سر و حلیمہ لیا کہان
ای پیر الامان یہ کہا تو نی ہی کیا
کعبے سی سب بتو نکو نکالیگا سربسر
جسکا کہ ہر جگہ پہ مددگار ہو خدا
آئین آہ و نالہ سوی عبد المطلب
پوچھا بتا کہان ہی وہ فرزند ارجمند
فرزند نامدار براہیم ہی کہان
باغ مضر کی رونق الیاس کی بہار
وہ نیر کنانہ وہ مہر نبی نضر
نقد لوی و کعب نبی مرہ و کلاب
عبد مناف کی خلف نامدار کو
اصحاب صاف کہدی پسر ہی کہان بتا
کر وصفا یہ خیرہ کی پکاری ادہر ادہر
صحرا مین آج گم ہوا ہاشم کا آفتاب

میر عرب کی سنکے یہ آواز درد ناک
دوڑی قریش کرکی گریبان صبر چاک

همراه اوسکی جانب صحرا روان ہوی
مثل غبار راه پس کاروان ہوی

جویاں ہی ماہ مطلبی سو بسو پھرے
ہر سمت کوه و در میں پی جستجو پھرے

حل و حرم میں جتنی بیابان تھی سب
لیکن او نہیں ملا کہیں سید عرب

لاچار ہو کی جب وه پھرے سب بدرد و غم
جد رسول پاک چلی جانب حرم

بیت خدا میں جا کی بزاری ملتجا
رخ کرکی سوی کعبه یه کرنی لگی دعا

مناجات عبد المطلب در حرم کعبه

اتنی رب کارساز خداوند بی نیاز
بندونکا اپنی درد و مصیبت میں چاره ساز

اک لفظ کن سی کون و مکان کو دیا بنا
چاہی تو ایکدم میں وسی پھر کری فنا

اکدم میں تو زمین کو چاہی بہا کرے
محتاج کو امیر غنی کو گدا کرے

دریا بھی جو جوش میں آئی اگر ترا
دم میں کرم سی مرده صد ساله دی جلا

ای تجھسی پائی دیده یعقوب نی ضیا
یوسف کا تو ہی چاه بلا میں معین رہا

تھا او [illegible] مصیبت تھی مبتلا
تیری ہی لطف سی اونہیں حاصل ہوی شفا

کس منه سی تیرا حمد کروں کائنات
یونس کو تو نی بطن سی ماہی کی دی نجات

الہی ان کی دعا کر یا کی مستجاب
نور نظر سی اوسکو کیا تو نی کامیاب

اپنی خلیل پاک پر ای میری کردگار
فرمائی تو نی آتش نمرود لاله زار

ہر وقت میں خلیل کی امداد تو نی کی
کہتی جناب ذبیح کی بدلی ہی تو نی دی

مریم کو تیری گھر سی ملا طفل حسین
عیسی تری کرم سی ہوا آسمان نشین

تو ہی نی مجھ ضعیف پہ فضل و کرم کیا
یعنی محمد عربی سا پسر دیا

وه فضل اولین تھا مری رب کردگار
اب پھر میں پہ ہون تیرا امیدوار

بار دوم عنایت رحمت سی کر نظر
فرما کہاں گیا وه مرا نازنین پسر

دلکی مری مراد پھر اپنی کرم سی دے
یارب مرا وه یوسف گم گشته پھر ملے

یوں جبکہ کر رہی تھی وه درد کی التجا
ناگاه آئی ہاتف غیبی کی یه صدا

ای عبد مطلب نکر اب ناله و بکا
تیرا پسر بخیر و سلامت ہی غم نکھا

اوسکا خدا ہی حافظ و ناصر ہر ایک جا
سوی تہامه تجھکو ملیگا پسر ترا

ہی زیر درخت منور بصد راحت و سرور
بیٹھا ہی تیری گھر کا اجالا خدا کا نور

سنکر ندای غیب ہوی جمع لوگ سب
اور عبد مطلب کی چلی ساتھ باطرب

آیا سوی تہامه جو وه مجمع قریش
دیکھا که آپ بیٹھی ہیں با صد عیش

آئی قریب آپکی قوم عرب تمام
پوچھا بہت ادب سی کہ من انت یا غلام

فرمایا میں خلاصه آل نزار ہوں
عبد الله ذبیح کا شمع مزار ہوں

ہیں گلشن تہامه و بطحا کی ہوں بہار
ہیں عبد مطلب کی پسر کا ہوں یادگار

ہیں ہوں جناب آمنه کا ثمرة الفواد
ہیں ہوں محمد عربی ہاشمی نژاد

سنکر فصیح آل مضر کا یہ سب بیان
جد رسول پاک ہوئی کی شادمان

سپہلے تو شکر خالق عالم ادا کیا
پھر نخل آل کو اپنی لیا گود میں اوٹھا

ہر کانسی جواہر گرانقدر لی گرو خاک
بوسی جبین پہ دیکی اتارا وه صدقه آپ

مرکب پہ اپنی آگی بٹھا کر بعز و شان
سوی جناب آمنه خاتون ہی روان

عکس در یتیم سی روشن صدف کیا
ماه عرب کو داخل بیت الشرف کیا

جب آمنه کا دیده و دل شاد ہو گیا
گھر عبد مطلب کا پھر آباد ہو گیا

بخشا جناب مرضعه کو خلعت لباس
مال و زر اور درہم و دینار بی قیاس

لیکر وه مال شکر حق نغمه زن ہوی
اور وانسی پھر روانه بسوی وطن ہوی

بار دوم کا حال کیا میں نی یہ بیان
پہلے بھی ایکبار حلیمه نبظم و نشان

لائی تہیں ماه مطلبی کو سوی حرم
پر لیکی پھر اجازت جد شه امم

لی آئیں آپکو وه سوی طائفی دیار
دو سال اوسکی گھر میں با ہزار وقار

اندیشه اوسکی بار کچھ اسطرح کا ہوا
لاکر سپرد آمنه خاتون کو کر دیا

خاتمه در مناجات

بس ہی مسیح قصه میلاد ہو چکا
موقع کا وقت ہی تجھی کرنا ہو کر دعا

یہ نظم تو جو مولد اقدس میں لکھ چکا
صل علی کی آتی ہی ہر سمت سی صدا

ہر وقت میری کان میں آتی ہی صدا
مقبول ہی حضور میں یه حمد و ثنا

راضی ہیں گر حضور تو راضی ہی خیر الوری
اب بر کیا ہی مانگ لی جو کچھ ہو مدعا

کرلی دعا خدا سی بعجز و فروتنی
ہو جائیگی قبول اگر مانگتی بنی

ای صانعِ قدیم و شہنشاہِ بی نیاز
بہرِ رسول مجھکو ملی حسنِ خاتمت
چاہتا ہوں انکی وسیلے سی مغفرت و عافیت
دنیا میں اے کریم مری جب تلک جیون

وہی خالقِ کریم و خداوند کارساز
دنیا میں آبرو ہو تو عقبی میں مغفرت
عقبی میں عفو ہووے تو دنیا میں عافیت
تیری رسولِ پاک کا میں مدح خوان رہون

بہرِ نبی و بہرِ علی بہرِ فاطمہ
صدقی سی اُسی کریم شہیدِ حسین کے
اور بعد اسکی عرض ہی بندی کی یہ قبول
ہر وقت لب پہ مدحِ رسولِ خدا رہے

حسنِ عمل کی ساتھ مرا ہووی خاتمہ
سب بخش دیجیو گناہ مری والدین کے
ہووی نہ پھیر ایسی کبھی جنتِ رسول
گھر میں مری یہ بزم ہمیشہ بپا رہے

تمام شد

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۲ اگرچہ دعائیں انکی امت کی حق میں حد سے باہر ہیں خلاصہ اوسکا نظم ہوا ہی مشکوٰۃ شریف میں روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
کی ایکدن پڑھی آپ نی قرآن مجید کی یہ آیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اپنی امت کی باب میں رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی
ومن عصانی فانک غفور رحیم اور بعد اوسکی پڑھا آپ نی قول عیسی علیہ السلام کا کہ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
شفاعت ان دو پیغمبروں کی اپنی اپنی امت کی حق میں دیکھکر اپنی امت مرحومہ انکو یاد آئی اور بہ تقاضائی رحمت شفاعت جوش میں آیا اور اوٹھائی آپ نے
دستہائی مبارک دعا کی حضرت ہم سیاہ کاروں کی لیے اور فرمایا زبان مبارک سی کہ اللہم امتی امتی ای بار خدایا بخش میری امت کو بخش میری امت کو
اور بہ نہایت شفقت سی آپ رونے لگے حکم ہوا جناب رب العزت کا ای جبرئیل جا محمد صلعم کی پاس اور سبب گریہ و بکا کا استفسار کر ہرچند خدا دانا و عالم تھا
مگر بیات مزید رحمت و عنایت کی تھی پس آئی جبرئیل اور سبب حزن و بکا کا پوچھا آپ نی بیان کیا اپنی امت کی مغفرت کا معاملہ حکم ہوا کہ پھر جا اے
جبرئیل محمد صلعم سی کہہ معاملہ امت میں غمگین مت ہو انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک یعنی قریب ہے ہم راضی کرینگی تجکو امت کی باب میں اور نہ غمگین
ہونے دینگی تجکو اس معاملے میں روایات صحیحہ میں لکھا ہی کہ فرمایا آپ نی میں ہرگز راضی نہونگا جب تک ایک امتی میرا دوزخ میں رہیگا فطوبی لنا
حسن باشد کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ۱۴ عنہ اس سی مراد حضرت عبد اللہ ہیں کہ مثل اسماعیل علیہ السلام کی یہ بھی ذبیح تھے
مختصر یہ ہی کہ جس زمانے میں حضرت عبد المطلب چاہ زمزم کی صاف کرنی میں مشغول تھی انہوں نی نذر کی تھی اگر خدا مجکو دس بیٹی عطا کرے
تو ایک بیٹا اوسکا بسنت اپنی جد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کروں جب یہ دعا قبول ہوئی اور دس بیٹی عطا ہوئی تو ادائی نذر پر مستعد ہوکر
بیٹوں سی مشورہ کیا جب سبکو راضی برضا پایا تو قرعہ پھینکا قرعہ عبد اللہ کی نام پر آیا وہ اونکی ذبح پر مستعد ہوئی مگر صنادید قریش مانع ہوئی آخر مشورہ
ایک کاہنہ کی یہ صلاح قرار پائی کہ دس اونٹ ایکطرف اور عبد اللہ کو ایکطرف ٹھہرا کر کی قرعہ پھینکو اگر اونٹوں پر آئی تو اونٹ ذبح کرو اور اگر عبد اللہ پر
آئی تو دس اونٹ اور بڑہائی جاویں تا اینکہ قرعہ اونٹوں پر آئی اور عبد اللہ بچ جائی آخر ایسا ہی کیا جب سو اونٹوں کی نوبت پہونچی تو قرعہ اونٹوں پر
آیا اور عوض میں عبد اللہ کی سو اونٹ ذبح ہوئی اسی سبب سی رسول اللہ صلعم فرمایا کرتی تھی کہ انا ابن الذبیحین یعنی میں بیٹا ہوں دو ذبیح کا
اور قصہ تزویج حضرت عبد اللہ اور آمنہ کا مختصر یوں ہی کہ جب حضرت عبد اللہ جوان ہوئی اور شہرہ اونکی کمالات کا دور دور پہونچا تو یہود کے
رگ حسد جوش میں آئی اور بقصد قتل عبد اللہ نواح مکے میں آئی اتفاقا عبد اللہ برسم شکار صیدگاہ میں تھی یہود نی جا کر محاصرہ کیا اور
وہب ابن عبد مناف زہری کہ ہمقوم اور ہم نسب عبد المطلب کی تھی وہاں وارد تھی حمایت عبد اللہ دوڑی اس عرصے میں سواران غیبی
نمود ہوئی اور یہود کو قتل کیا عبد اللہ بچ گئی وہب زہری نی گھر میں آکر اپنی بی بی سی حال عظمت عبد اللہ بیان کرکی پیام نکاح آمنہ خاتون
اپنی بیٹی کا عبد اللہ کی ساتھ مکے میں بھیجا عبد المطلب سنکر بہت خوش ہوئی اور اجابت اس پیام کی کرکی نکاح عبد اللہ کا حضرت آمنہ خاتون سے
کیا ۱۲ منہ عفی عنہ صفحہ ۲۳ قصہ شق صدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت طویل ہی مگر مختصر یہ ہی کہ ایکدن آپ نی حضرت حلیمہ سی فرمایا کہ بھائی
جہاں بکریاں لیکر جاتی ہیں میں بھی جاونگا حلیمہ نی ممانعت کی مگر جب آپکو ملول پایا تو رخصت دی آپ بھائیوں کی ساتھ صحرا میں گئی ناگہاں تین شخص
بہت مہیب نمودار ہوئی اور حضرت کو پکڑ کر زمین پر لٹایا اور سینہ مبارک چاک کرکی قلب کو نکالا اور شق کیا اور مضغہ سیاہ اوس سی نکالکر پھینکا اور کہا
یہ حصہ تھا شیطان کا پھر اوسکو دھویا اور ایک طشت لایا اور قلب کو کسی شی سی کہ مثل برف کی نورانی تھی خوب دھویا اور علم و سکینہ سی پر کر
مہر نبوت سی مختوم کیا پھر دلکو اوسکی جگہ پر رکھدیا ضمرہ بھائی رضاعی آپکا یہ دیکھکر مضطرب ہوا اور روتا ہوا حلیمہ کی پاس آیا یہ بیقرار دوڑی مگر
حضرت کو سلامت پایا اور آپ نی اپنا سب حال بیان کیا تب اونکی شوہر نی حلیمہ سی کہا کہ اب آپکو مکے شریف میں پہونچانا مناسب ہی ۱۲ منہ

گلشن فردوس

یہ گلشن فردوس کا نقشہ ہے سراسر | ہے ترجمہ حلیہ پرنور پیمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ وسلم

ترجمہ حدیث شمائل نبوی دربیان حلیہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروایت جناب امام المسلمین و امیر المومنین ابن رسول رب العالمین سیدنا و مولانا و مرشدنا و مقتدانا ابی محمد الحسن علیہ السلام

یارب مجھے جرأت صلۂ نظم و بیان دے | اے خالق اکبر مری خامہ کو زبان دے
شیریں سخنی دے مجھے اے بار خدایا | کر مجھکو ثنا خوان شہ یثرب و بطحا

تشویش ہے کس طرح لکھوں حلیہ پیمبر | خامہ مرا ہیبت سے لرزتا ہے سراسر
مشکل ہے بہت حسن شہنشہ بطحی | اے دل یہ وہ نعت ہے آسان نہ سمجھنا

کیا رتبہ عالی ہے نبی کا عظمت و شوکت | محبوب خدا مظہر حق آیہ رحمت
اپنا تو یہ ایمان ہے کہ شاہنشہ عالم | کونین سے افضل ہیں جنھیں اسے نقط کم

برتر شہ کونین سے گر ہے تو خدا ہے | اور بعد خدا پھر وہی عالم سے سوا ہے
تھا وہ جو رتبے میں ہانی سے سوا ہو | نعت اسکی مرے خامے سے کس طرح ادا ہو

محبوب الٰہی کی ثنا ہو نہیں سکتی | نعت شہ کونین ادا ہو نہیں سکتی
دنیا میں تو ہر دل میں ہے یاد شہ والا | ہر بزم میں ہے ذکر شہ یثرب و بطحا

جو دل ہے وہ آشفتہ گیسوے نبی ہے | جو سر ہے جو سودا زدہ ہے سو نبی ہے
جو جسم ہے سو جان سے فدا نام پر اسکی | جو جان ہے وہ قربان رخ گلفام پیمبر

بلبل کو یہ آشفتگی گل نہ سکھینا | ہر وقت تصور ہے لب و دست و رخ نبی کا
قمری کا سر سرو نشیمن نہیں ہے | یاد قد دلجو ہے شہ عرش نشین ہو

آدم کو اسی شوق نے دنیا میں بلایا | ذوق رخ پرنور نے جنت کو چھڑایا
سن پائے جو اوصاف رخ سید عالم | جنت کی مزے بھولگئی حضرت آدم

اس خاک کو سمجھے ہی جو مقام شہ والا | فردوس سے آدم کو پسند آگئی دنیا
جن و زوں ہما تب تھے وہ درگاہ خدا میں | مصروف رہی کتنی دنوں آہ و بکا میں

کیا کیا نہ محن گردش گردوں نے دکھایا | وہ کون تھا جسکو نہ شفاعت نے بچایا
آخر کو جو یاد آگیا نام شہ والا | سمجھے ہیں سے کونین کی بخشش کا وسیلا

کی عرض یہ آدم نے کہ اے بار خدایا | ہوں عفو مرے جرم پئے سید بطحا
محبوب الٰہی کی زہے عزت و شوکت | لینا نام کے لیتے ہی ہوئی جوش میں رحمت

القصہ ہوا الزام رحمت کا یہ طغیان | آدم کی وہیں ہوگئی سب رفع عصیان
اس فخر کو کیسے تھے شہ یثرب و بطحا | ہیں جسکے نبی ہوں کہ تھے آدم و حوا

مولا کی شفاعت میں ہے جسکے ید احمد | بشری لکم اے امت مرحومہ احمد
تم لوگ ہو سب خلق سے آگے بشفاعت | خالق کا تو وعدہ ہے پئے بخشش امت

نور رخ انور کی تجلے کو نہ پوچھو
پرلا کہ ترقی پر اگر نور قمر آئے
لکھون جو رخ پاک کی مین نور کا عالم
کرتا ہون اس اجمال کی تفصیل سے آگاہ
تھمثیلہ خیابان ریاض ازلی تھا
سر تھا پنشہ والا کا کہ سر صمدی تھا
تھا اون جو نمایان رخ پاک پہ عالم
مفہوم نہی سے مر مقصد واللیل عیان ہو
دو فرقہ کیا کرتی تھی شاہنشہ ابرار
اوس فرق مبارک پہ وہ گیسوی مسلسل
زنجیر دل عاشق شیدا انہین کہیے
وہ رنگ کہ اک نور کا عالم تھا بدن پر
قرآن ہی اگر نور تو وہ نور کی تصویر
ابروی مقوس مین نہی حسن و لطافت
اور بیچ مین اون دونو کی اک رگ تھی ہویدا
اب چشم مبارک کا بھی کچھ رنگ کہا ہون
روایتی مین یون حلیہ اقدس مین روایت
ہر سمت سی باریک کیلین اوسمین تھی ہم
تھا بینی اقدس پہ عجب حسن کا عالم
تھا روی مبارک پہ جو اس کا وہ جلوہ
والشمس اسی عارض تابان کی قسم ہے
والنجم ہی قرآن مین ثنا ئی دندان
اللہ رے افزائش حسن شہ والا
سینے سی خط مو تھا کھنچا تا بسر ناف
تھی معتدل الخلق وہ ثنا و رشہ عالم

اک شعلہ سی تھی یہ ماہ شب چار دہم کو
نور رخ انور کی ملاحت کو کہان تک
صفحہ پہ عیان صاف ہو سطر کا عالم
یعنی تھا میانہ نہ دراز اور نہ کوتاہ
قامت تھا کہ سرو چمن لم یزلی تھا
گنجینہ اسرار نہان احدی تھا
انداز کی ساتھ اوسمین جو اک پیچ تھا اور خم
ہر شعر مین قرآن کی تفسیر بیان ہو
ہوتا خط باریک تھا اک سر سے ہویدا
کس درجہ لطافت مین وہ تھی نقش تھی تاناک
یا سلسلہ عرش معلی انہین کہیے
گلرنگ گل اندام وہ سمن بو بھی وہ سمن بر
اور خط جبین سورۂ والشمس کی تحریر
تھی عاشق شیدا کی وہ محراب عبادت
مانند خط شعاعی تھی وہ گویا
کو راوی ول نی کیا ترک یہ مضمون
یعنی شہ والا تھی سیہ چشم نہایت
صدقی انہین آنکھون پہ غزالان حرم تھین
انوار رخ پاک سی اک نور تھا باہم
جس طرح سی ہو ماہ کی اطراف مین ہالہ
یہ ابرو و بینی تھی وہ یا نون و قلم تھی
تارے تھے جھڑے منہ مین بجا تھی وہ دندان
تھا حسن مہ چار دہم سی بھی بالا
اور گردن اقدس کو یہ فرما گیا صانع
ہر عضو بدن حسن مین مربوط تھا باہم

اللہ رے تابندگی روی پیمبر
کس طرح لکھون مین صفت رونق اوسکو
موزون تھا عجب قامت سلطان دو عالم
تھی اوسمین تو سط کی سمائی عجب انداز
سایہ کی نہونی مین ہوتی رفع پیدا
انوار جمال ازلی اوس سی ہویدا
ہو شاخ سمن جا میں کی عیان سنبل گلزار
سردار دو عالم کی عجب بال تھی پر خم
انداز سی پر پیچ تھی لکھی ہی مبارک
تھی کاکل مشکین ضیائے رخ تابان
والفجر ضیا ہی رخ انور کی قسم ہی
تابان وہ جبین چاند سی پر نور کشادہ
تھی خط شعاعی ہی لکھی اوسمین آیات
تھی مثل کمان خم و باریک و مطول
غصے مین جو آتی تھی تو کہتی تھی یہ عالم
پر شیر خدا ابن عم سید مختار
تھا اوسکی سفیدی مین سیاہی کا جو عالم
قوسین تھی ابروی مبارک کی نہایت
ہوتا تھا گمان گرچہ بلندی کا سراسر
قرآن کی طرح نور بھری تھی رخ اقدس
اللہ رے تطہیر رخ سید لولاک
راوی نی لکھا ہی کہ وہ وکھرے تھی رخسار
دندان مبارک تھی سب آپس مین کشادہ
گیا گردن پر نور رسول مدنی تھی
تھا سینہ اقدس تو بعضا و منیر

راوی نی بھی گوہر کیا اوسکو تحریر
پاتا نہین حضرت کی مشابہ کبھی اوسکو
مربوع سی طول تو مستثنی سبھی تھین ہم
تھا گلشن تصدیق کا وہ سرو سرافراز
تھا ظل خدا قامت شاہنشہ والا
تھی معرفت حق کی بہر اوسمین سب اسرار
نقطہ مری صفحہ پہ تھی نافہ تاتار
نی سیدھا نہ مرغول نہ اوپکی ہو تھی باہم
لکھا ہی کہ تھی تھی وہ بس کانون تک
مہتاب شب قدر کے دامن سی نمایان
واللیل وہی زلف معنبر کی قسم ہی
اشراق لطافت مین وہ خورشید سی بادہ
اللہ تو تھی نور یا وہ مشکوٰۃ
جیسی لطافت مین ہلال شب اول
انوار غضب سے وہ چمک جاتی تھی پیہم
سوا اسی جہان مرشد خلق شہ ابرار
کیا لیل و نہار اوسکی لطافت کا لکھیں ہم
مازاغ بصر تھی انہین چشمون کی حکایت
پر تھی وہ حقیقت مین شعاع رخ انور
گر لوح جبین تھی تو وہ ابروی مقوس
تھی سورہ صاد انکو تو واللیل خط یا
تھی حسن ملاحت مین عجب مطلع انوار
تنویر مین تھی عقد ثریا سی بادہ
شفا فی الناس سے گردن نی تھی
ابریشم ... کہ تھا مصطفے مطہر

ہی نیت نامہ نام یزداں
اور نعت نبی جن و انساں

کرتا ہی قلم تحسین نیت
وصف اصحاب و مدح عترت

تمہید نظم مثنوی و تحمید کلک شیرین علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

اے طبع بلند و فکر والا
کیوں سرد ہی طرز گرم جوشی
آشفتہ دماغ کیوں ہوا تو
کیوں تجھکو سخن فراموشی ہے
دل جسکی ہین اہل بین تیرے
کرسی ہی سی دو رنج و قلم کو
وہ خامہ کہ جسکو تو لی پاک
وہ خامہ کہ جسسی تو لی پایا
جو باعث فخر و اعتلا ہی
لکھنا اوس خامہ کی ثنا کا
کب اتنا ہی خوش قماش طوبیٰ
گل باغ کی خاک ہی اوگا ہر
گل ہو تو ہزاروں باغ لگا تیرا
مداح کا جسمین ہو دم بند

زیبندہ ہی کب تجھی خموشی
حیرت زدہ کیوں ہی سر بزانو
کیوں آئی پسند خامشی ہے
احباب یہ منتظر ہین کب سے
لی ہاتھ مین ہمت سے پیا قلم کو
کہتا ہی بانگ جان سجا کر
اسکو ہین لشیے نگاہ کیا
ساکا سی جو قلم ملا سے
مقدور بشر نہین ہی اصلا
ہی کندہ تا زانش طوبیٰ
خامیکا تو نخلبن جدا ہے
اس شاخ قلم سی باغ لگجاتی ہیں
لیا اوسکی ثنا کری قلم بند

کیوں بند ہی طبع کی روانی
تیرا یہ سکوت ہی بہت شاق
مست مے عشق جمع ہین سب
ہی رونق بزم تیری دم سے
وہ کلک بدیع نکتہ پیدا
سینے کو شگافتہ دیکھی تاباں
زوار در رسول خوش خو
خامہ ہی کہ شاخ نور ہی وہ
شاخ طوبیٰ جو اوسکو لکھین
گر کہیں شاخ گل ہی ہم رنگ
ہی گل کا لچکاو ہی قرینہ
دفتر ان کی طرح قلم سے کیا
کلک قدرت کا آشنا ہے

وہی نطق مسیح نکتہ پیرا
کھول اب در مخزن معانی
سب اہل سخن ہین تیرے مشتاق
زیبا نہین خامشی تجھے اب
ہو نغمہ سرائی قلم سے
شرمندہ ہی جس سے شاخ طوبیٰ
جسکے خاطر کیا قلمدان
لایا یثرب سی اوس قلم کو
انعام در حضور سے وہ
اسمین ہی ہزاروں خوشنما نکلین
یہ تازہ شگوفہ ہی نیا رنگ
خامے کی ہی گل زمین مدینہ
ہی اپنی ثنا وہ آپ لکھتا
وہ لوح پہ مدتوں رہا ہے

تعلیم ہی اوس قلم سی پانے / ہی جسکی قسم خدا نے کہانے
ہی یہ اوسی خامی کی زبانے / مقبول ہی تیری مدح خوانے
تو صاحب کلک تیر ہی ہے / تو دل سی ثنا گر نبی ہے
لکھ نقشہ گلشن نبوت / ہو نغمہ فروش ذکر بعثت
اتنی قوت روح جبرئیلے / وہی نشہ جام سلسبیلے
خامیکو رنگ ابر نیسان / کردی صفحے پہ گوہر افشان

خامہ ہی کہ بخت کی مدد ہے / مدحت گری پر تیری سند ہے
یون مجھسی قلم وہ حرف زن ہے / تو شاہ قلمرو سخن ہے
کر تازہ بہار باغ ایمان / صفحے پہ رقم کر اب گلستان
طی کر یہ حدیث شاعرانہ / ہو ذکر نبی کا اب فسانہ
فکر باطل کو دل سی رد کر / تائید کا وقت ہی مدد کر
محمور فی الست کر دے / جام عرفان سی مست کر دے

سینہ مشکوۃ نور ہو جاے / دل رشک چراغ طور ہو جاے

ذکر مبدء بعثت و نزول قرآن مجید و کیفیت غار حرا

بعثت مین جو لکھ رہا ہی نامہ / اعجاز رقم ہے آج خامہ
بعثت لکھون شہ رسل کے / سچی راہی نی جو خبر دے
یون پردہ کشا ہی راز دین ہے / کشاف حقائق الیقین ہے
وقت آگیا منصب ہدی کا / سن آگیا رشد و اعتلا کا
ظاہر جو ہوا رجوم شیطان / چھپنے لگی خوف سی بنی جان
قدغن ہوا ہر طرف فلک پر / ہونی لگے دیدبان مقرر
جبریل کو ہو چکا عنایت / اب خلعت منصب سفارت
بدلی یہان شاہ دین کی حالات / حضرت کی بہی طی ہوی مقامات
انوار جمالی و جلالے / کرنی لگی ہر طرف تجلے
غرق وحدت ہوا سراپا / بحر عرفان مین جوش آیا
روشن ہوا نور ذات سی دل / آیا سینے مین جذب کامل
کرنی لگی اب تحیت احجار / تسلیم کو جہک گئی سب اشجار
جس راہ حضور تہی نکلتے / کوہ و صحرا اسلام کرتے
ذرہ تو بزم انبیا ہے / تو خیر امم کا پیشوا ہے
ہونی لگی سینی مین تجلے / دل مین پانی لگی تسلے
عنوان صحیفہ رسالت / رویای صحیح تہی بکثرت
چمکے انوار علم دین اب / ظن گہٹ گیا بڑہ چلا یقین اب
حاصل ہوئی لذت حضور کے / جاتی رہی دنیا سی دوری

صفحے پہ قلم صحیفہ دان ہے / قرآن کی نزول کا بیان ہے
تفسیر نزول وحی و قرآن / یون لکھتا ہی راوی سخندان
پہونچی جو سنین عمر حضرت / چالیس برس کو با مسرت
صبح ایمان ہوئے ہویدا / نکلا خورشید عالم آرا
آیا حق اور گئی ضلالت / باطل ہونی لگی کہانت
کرتی تہی ملک نگاہبانے / کہل جاتی نہ راز آسمانے
عہدہ تو یہ لاجواب پایا / اور روح قدس خطاب پایا
جلوہ ہوا حسن سرمدی کا / دل نور سی بہر گیا نبی کا
خلوت سی ہر اہتمام سینہ / دل ہوگیا علم کا مدینہ
پڑہنی لگی دمبدم وہ سبحت / آنی لگی جس سی جان مین لذت
ہونی لگی ہر طرف سی تعظیم / آنی لگی اب صدای تسلیم
ہر صبح کو مرغ بوستانے / کرنی لگی اب درود خوانے
آتی یہ ندا ہی ہاتف غیب / تو خاتم انبیا ہی لاریب
سن سنکی یہ مژدہ و تحیت / ہوتی تہی شہ رسل کو حیرت
دیکھا عکس جمال حق کو / پایا فیضے مین صبح طبق کو
جو رات کو خواب دیکھتے تہے / وہ دن کو جناب دیکھتی تہی
عشق ازلے ہوا انہودا / دل ہوگیا محو جلوہ یا
ایقان کا پڑا جو دل پہ پرتو / شمع ازلی سی لگ گئی لو

پہر جیب مین جلد ہاتہ ڈالا
شقہ وہ حریر کا نکالا

تہے تعبیہ جسمین لعل و گوہر
آئینہ بشکل مہر انور

نور قرآن کا تہا وہ پشکدہ
یاقوتی خط سی لکہی آیات

حضرت کی قریب اوسکو لاکر
کی عرض حضور کو دکہاکر

اب دیر نہ کیجیے خدا را
پڑہیے اسکو رسول والا

فرمایا نبی نی کیا مین پڑہون
مین تو نہین کچہ پڑہا لکہا ہون

انی مین لکہا نہ کچہ پڑہا ہون
مطلق نہین حرف آشنا ہون

جبریل نے پہر کہا مکرر
پڑہیے تو اسی حبیب داور

پہر آپ نی اونسی معذرت کی
تکرار یہ تین بار گذرے

جبریل نی جب سنی یہ گفتار
پس ورد کی شاہ دین کو یکبار

قوت سی سینی مین لگایا
اور خوب سا آپ کو دبایا

حضرت کو دبا فشار ایسا
گہبرا گئی اور دل بہر آیا

انوار سی بہر دیا جو سینہ
ہر عضو مین آگیا پسینہ

ترتیل کی قوت اوسمین بہر دی
اک آن مین شرح صدر کردی

اوترا دل مین جو نور قرآن
پہر سامنی لاکی حق کا فرمان

کی عرض کہ ای رسول عالم
پڑہیے یہ صحیفہ مکرم

حضرت نی پڑہا خطاب پاک
سیکھے اقرا باسم ربک

مالم یعلم تلک پڑہا سب
پہلا تہا یہی صحیفہ رب

یہ فاتحہ کتاب حق تہا
قرآن کا یہ اولین سبق تہا

کرلی جو رسول دین نی قرات
سینے مین سمائی اوسکی برکت

جبریل امین نے پہر سنبہل کر
مارا اک پاشنہ زمین پہ

چشمہ پانی کا وان بہایا
بحر قدرت مین جوش آیا

انداز وضو کا سب بتاکر
شقعہ ہی نماز کا پڑہا کر

دکہلائی نبی کو اپنی صورت
پہر قد کی دکہائی اونکو عظمت

تبلیغ کا حق تمام کرکے
رخصت ہوی پس سلام کرکے

مراجعت کرنا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا غار حرا سی جانب دولتخانہ

راوی نی جو یان خبر لکہی ہے
یون خلف عنان خامہ کی ہے

جبریل تو پہونچی آسمان پر
اور گہر کی طرف چلی پیمبر

چہائی جو خدا کی دل مین ہیبت
تپ آپ کو پہر چڑہی بشدت

رخ زرد تہا اور جسم والا
لرزیکی تعب سی کانپتا تہا

ہلتا تہا تمام سینہ و دل
اوس راہ کو طی کیا بمشکل

طے ہو گئی اس طریق سی راہ
پہونچا دولت سرا مین وہ شاہ

کی فضل خدا نی رہنمونے
کہتی ہوی آئی زملونی

حال آپ کا دیکہکر دگرگون
گہبرا گئین بہت خدیجہ خاتون

حضرت کو بساط پر لٹایا
بہاری سی کسی چیز کو اوڑہایا

کہ جسم پہ تہا لحاف بہاری
لیکن نہ گئی وہ بیقراری

لرزہ تہا حضور کے بدن مین
رعشہ تہا پڑا تمام تن مین

کچہ دیر تلک رہی یہ حالت
ٹہہری پہر خیر سی طبیعت

لرزہ ہی ہوا بدن سی زائل
اور دل مین ہوا سکینہ داخل

جاتا رہا خوف آئی تسکین
اوٹہی بستر سی قبلہ دین

سردی گئی شاہ بحر و بر سے
اب برد یمن اوتاری سر سے

چادر سی رخ جناب نکلا
دن ہو گیا آفتاب نکلا

جلوہ تہا یہ روی شاہ دین کا
شرمندہ تہا چاند چودہوین کا

پاس اپنی خدیجہ کو بلاکر
کیفیت غار سب سناکر

پایا کہ ہنوز ہین غرق حیرت
طاری ہی عجیب کچہ حالت

آسان نہین سخت ہی یہ مشکل
ہی خوف خدا سی ہلتا دل

سنکر یہ بیان خدیجہ خاتون
بولین کہ ہنوز ہین آپ محزون

اب کیجیی شکر فضل داور
آج آپ نبی ہوی مقرر

معبود حق تہا رب عالم
آپ اوسکی رسول ہین مکرم

پائی ہون حضور مین جو عادات
یہ سب ہین پیمبری کی آیات

اللہ اللہ

محتاج و یتیم اور گدا پر — ہین آپ مدام سایہ گستر
ہمسایہ ہین یا کہ اقربا ہین — حق سب کی حضور سے ادا ہین
بیوہ مفلس غریب و مسکین — سبکی کرتی ہین آپ تسکین
موصوف جو اس صفات کا ہو — کیونکر وہ بلا مین مبتلا ہو
فی جن نہ یہ سایہ پری ہے — خالق کی یہ سایہ گستری ہے
بندہ جو ایسا ہو پارسا ہو — وہ لایق منصب نبی ہو
سنکر یہ بیان با قوی دین — آئی حضرت کی دل مین تسکین
یہ قول خدیجہ خوش صفات — تجویز صحیح تھی قیاسات
ہین سب یہ دلیل ہوشمندی — آثار کمال ارجمندی
ورقہ نوفل کا جو پسر تھا — پیر مرتاض و خوش سیر تھا
توریت زبان پہ سر بسر تھی — علم انجیل کی خبر تھی
تھا علم و ہنر مین مرد اوستا — بھائی تھا خدیجہ کا چچا زاد
خدمت مین خدیجہ اوسکی آئین — حضرت کو بھی ساتھ اپنی لائین
جو سانحہ آپ پر تھا گذرا — ورقہ کو وہ سر بسر سنایا
احوال رسول حق کا سنکر — بولا خوش ہو کی وہ سخنور
تو آپ ہوے نبی ذیجاہ — خالق کی ہوی بارک اللہ
پائی اب ہین حق نی تزئین — بس آپ ہین خاتم النبیین
عالم ہوا خبث شرک سی پاک — بیشک حضرت ہین شاہ لولاک
ہین شہر کسی جو سر بسر ہون — ایمان لاتا مین آپ پر ہون
معبود خدای ذو الکرم ہے — تو اوسکا رسول محترم ہے
ورقہ سی کہلا جو صاف مطلب — ایقان خدیجہ بڑہ گیا اب
بس والسی حضور ہو کی رخصت — داخل ہوی گہر مین با مسرت
تصدیق سی خاتمہ بیان ہے — صدیق و علی کی داستان ہے

بیان میان حضرت صدیق اکبر و حضرت علی رضی اللہ عنہما

لکھون حال علی و صدیق — ہو جای قلم سی کرم تحقیق
خامہ کیا صاف لکہ رہا ہے — سچے راوی سی جو سنا ہے
مدح صدیق و وصف حیدر — لکھنے سی ہین کو یہ دونو یاور
سمجھا ہون جو ذکر انکا طاعت — حاصل کرتا ہون یہ سعادت
یہ امر ہی جیون سحر ہویدا — دونو کی نہین جواب پیدا
اک مہر منیر اعتلا ہے — اک نیر برج اصطفا ہے
ہی ایک جو صدر اہل ایمان — تو ایک ہی فخر اہل عرفان
اک رونق بزم آشنائی — اک سید انبیا کا بہائی
اک یار حبیب کبریا ہے — اک سر کمال مصطفا ہے
اک مخلص مونس پیمبر — فرزند ہی ایک اور برادر
اک سجدہ بدی کا آشنا ہے — اک کشتی دین کا ناخدا ہے
دریای کرم کا ایک گوہر — ہی برج سخا کا ایک اختر
اک بلبل شاخسار عرفان — اک زیب دہ بہار عرفان
اک دین کی فلک کا قطب اعظم — اک بیشہ لا فتی کا ضیغم
اک شاہ سریر ثانی اثنین — اک وارث علم شاہ دارین
اسلام کا ایک رکن برتر — تو ایک ہی شہر علم کا در
اک صاحب آیۂ سکینہ — ہی خاتم دین کا اک نگینہ
اک زبدہ جمیع اصفیا ہی — اک خسرو خیل اولیا ہے
گر ایک ہی کوکب ہدایت — تو ایک ہی ماہ ولایت
دونو ہین خلیفۂ حبیب — اول آخر کی زیب و زینت
اک فاتح باب ابتدا ہے — اک خاتمہ باب انتہی ہے
دونو کی ولا سی جیب و دامان — سیتا ہی یہ بہی ہوی ثنا خوان
دونو کی جو لکہ رہا ہی مدحت — سمجہو نہ جہان کی ہی یہ دولت
دونو کی ثنا کا جو مزا ہے — دونو یا تہ سی لوٹتا ہے
دونو کی ولا مین ہی جو یکتا — دونو کو ہی ایک ہی سمجھتا
یکرنگی ہی شان کبریا نے — پاتا ہی یہ دونون نہین سمانے

جیون شمع جدا جدا ہین دو تن
ای یار خدا و رب داور
دونو کی طفیل سے خدایا
بس ہو چکی طبع آزمائے
دن ہو گیا اور رسولؐ اطہر
کر دیجی راز دل سے آگاہ
یار صحبت رفیق و ہمدم
جس سمت شہ رسل نکلتے
ہوتا سایہ سے بچے کا کیونکر
یا پرشہ عالم اوسکو پاکر
جذب باطن ہوا موافق
حضرت کو جو سامنی سی دیکھا
فرمایا نبیؐ نی ای فدائے
احوال نہان و آشکارا
جبریل کا وہ لپٹ کے ملنا
صدیق تقی نی بامسرت
بوسہ دیا دست شاہ دین پر
ہی کوئی نہین شریک تیرا
ایمان لایا ہین دل سی اسکا
ہی اسپہ وہ سب خطاب برحق
پھر اوسنی یہ عرض کی کہ شاہا
کاشانۂ نور گہر ہے سارا
دیکھا تہا جو شب کو مین نے رویا
حضرت سی کرون وہ سب مین تقریر
وہ روشنی اور وہ ماہ کی ضو

پر ایک ہی لو مین ہین یہ روشن
دونو کی ولا مجہی عطا کر
عزت مری دو جہان مین کہنا
دیکھی تری قلب کی صفائی
نکلے دولت سرا سے باہر
لی آپ نی اونکی گہر کے پہر راہ
ہر راز سی شاہ دین کی محرم
یہ سایہ کیطرح ساتھ چلتے
صدیق تہا سایۂ پیمبرؐ
حق کہتا ہے صاحب پیمبرؐ
رستی مین ملا وہ یار صادق
تسلیم کو جہک گیا وہ شیدا
یان شوق نی کی ہی پیشوائے
صدیق کو آپ نی سنایا
وہ خوف خدا سی دل کا ہلنا
سنتے ہی یہ مژدہ و بشارت
پہر سجدہ مین جہک گیا زمین پر
اول آخر مین تو ہی ہوگا
تو رب ہی یہ ہی رسول تیرا
نازل ہوئی جو کتاب برحق
تہا شب کو مین اپنے گہر مین سوتا
پہیلا نور قمر ہے سارا
اب صبح کو خواب سی جو اوٹہا
پوچہون رویا کی اپنی تعبیر
حضرت کی یہ لطف کا تہا پرتو

جیون شیر و شکر ہین گر سبو شان
دل مین صدیق کے ولا ہو
ہان روک زبان دو سہ کی ہی جا
عرض مطلب مین اب نکر دیر
اس قصد پہ نکلی گہر سی حضرت
بچپن سی وہ مونس نبی تہا
اس درجہ بڑہی تہی آشنائی
تہی ظل خدا رسول والا
وہ ذات تہی پرتو خدا کا
القصہ رسولؐ ہر دو عالم
جیون آپ سی ہوگیا مقابل
کی عرض کہ ای حضور والا
بیٹھے یہ کہکے قبلۂ دین
وہ غار حرا کی سب حکایت
وہ عرض خدیجہ خوش آئین
آنکھون سی بہایا اپنے دریا
کی عرض کہ دیتا ہون گواہی
اور ہی یہ رسولؐ و قبلۂ دین
نازل ہوا جو صحیفہ اس پر
کی اوسنی جو شاہ دین کے تصدیق
دیکھا ناگاہ مین نی یہ خواب
ہی عکس فگن جو ماہ انور
اس قصد پہ ای رسولؐ والا
حاجت نہین پوچہنی کی کچہ اب
مولا کا جو قصد تہا ادہر کو

تہا لب دو ہین ایک ہی جان
اور سینی مین حب مرتضا ہو
گستاخ بہت ہو مسیحا
شبدیز قلم کی بس عنان پہیر
صدیق سی کہی یہ حکایت
باہم ربط لگانے لگے تہا
ہوتی ہی نہتی کبہی جدائی
یہ سایہ تہا شاہ دوسرا کا
یہ سایہ تہا ظل کبریا کا
جاتی تہی جسوی یار ہمدم
فرط الفت سی ہل گیا دل
مین خدمت پاک مین چلا تہا
فرمائی بہت سی اوسکی تسکین
وہ حال فشار اور وہ قرات
ایمان ورقہ کا اور وہ تسکین
بحر ایقان مین جوش آیا
معبود بحق ہی تو الٰہی
بیشک ہی یہ خاتم النبیین
مومن ہون مین اسکا دل و دین
خالق سی ملا خطاب صدیق
ہو جو وہی میری گہر مین ہوتا
روشن ہی تمام بام اور در
خدمت مین حضور کی چلا تہا
بس ملگیا صاف نقد مطلب
روشن کیا حق نی سب کے گہر کو

خادم تھے جو بندہ پرورسی کے
دل میں آیا جو نور ایمان
سنکر تصدیق یار ہمدم
سنتی ہی شہ رسل کا ذیان
وہ قوت بازوی حبیب
فرمایا نبی نی کہ اسی برادر
لایا جبریل حق کا فرمان
کی عرض زبان سی حبیب واقف
ایمان کی ہے آئی دل میں لذت
مرشد کی ہوئی ہے کئی عنایات
طالع ہوئی دل میں صبح ایمان
تعلیم تھی شاہ دین سی پائے
راوی نی لکھا ہی یون تحقیق
کامل ہوئی انسی ملت حق
بعد انکے پھر ہوا مسلمان
وہ نور محمدی سے جسکا
وہ قانت وساجد ومجاہد
وہ زیب وسادہ خلافت
قیصر ہی غلام جسکے گھر کا
مشہور جہان ہی جسکی شوکت
وہ مخزن فیض وکان ہمت
پھر سعد وزبیر وعبد رحمن
پھر ہوگئی دین حق سی خوشنود
پھر جا پہ بو سعید وہ مقداد
بو سلمان اور بلال خوش شان

اس مہر کی سب وہ روشنی ہے
انکا سینی سی ماہ تابان
آئی جو گھر مین شاہ عالم
حاضر ہوئی جلد شاہ مردان
وہ مرشد خلق ودین کا ہے
حق نی مجکو کیا ہے میسر
نازل ہوا جسکی دل پہ قرآن
تازہ ہوئی جس بہار وحدت
حاصل ہوا انکو یہ ولایت
علی ہوگئی امر مین مقامات
سینی مین ہوا طلوع خورشید
حاصل ہوا اسی سی یہ مقامات
جس ایک ہی دن علی وصدیق
پائی دین خدا نی رونق
وہ زیب وہ بہار قرآن
پر نور ہی جسم وجان سراپا
حق مین وہ خدا پرست زاہد
وہ زینت مسند شریعت
خاقان بندہ ہی جسکے در کا
کہتی ہاین جسی ولی نعمت
وہ گوہر قلزم سخاوت
لائی دین خدا پہ ایمان
عثمان مظعون وابن مسعود
ارقم کا پسر وہ زید یاور
سب لائی خدا پہ دل سی ایمان

تھی بخت کی یاوری ارجمند سے
پاکر ایمان کو دلمین ادبسکے
دہیان آگیا جبہ یکا نبی کو
آیا وہ رسول حق کا بھائی
کرکے تسلیم اور تحیت
خالق کی ہی اس پر عنایت
سنتی ہی کلام شاہ والا
عرفان کا ہوا جوادسے جلوہ
ادبتھی برسے جو وزیر بانکے
وان ختم نبی پہ تھی نبوت
بچپن ہی نبی کی تھی صحبت
فیضان حبیب کبریا سے
داخل ہوئی دین کبریا مین
اسلام پھر انکی بعد لایا
وہ جمع کن جریدہ پاک
وہ فتح کن بلاد امصار
ملقب تا بسجد بکرے مولا
وہ برج حیا کا مہر انور
فیاض جہان ہی جسکی سرکار
ہی جود وعطا کا جسکے شہرا
ہی رشک عرب سی جسکا
پھر طلحہ وبو عبیدہ وارقم
صدیق کی کہنی سی یہ دیندار
سلمان والو سعید ولوور
وخت خطاب بنت صدیق

چمکا یہ ستارہ بلند سے
حضرت نی لگا لیا گلی سے
آتی ہی طلب کیا علی کو
وہ اختر برج اصطفائی
بیٹھا آکر قریب حضرت
اب مجکو عطا ہوئی نبوت
سینی مین علی کی جوش آیا
دل ہلگیا اور جگر بہے کانپا
دل پارتھا صفت سمان کے
یان ہوکی خاتم انجا فت
سینی مین بھرا تھا نور خلعت
نسبت حاصل ہی اک خدا سے
پہونچی سب زیر لہمی مین
حارث کا پسر تھا زید دانا
ابنی کو حبیب شاہ لولاک
پر ہیم زن خانمان اعدا سے
انکی وہ سنی روان تھا جسکی دریا
وہ یوسف ثانی پیمبر
عالم ہی عطا سی جسکی سرشار
ہمت سی حجل ہی جسکے دریا
عثمان غنی انسب سے جسکا
داخل ہوی دین مین سب باہم
داخل ہوی دین مین سب یکبار
بعد انکی خباب ابن منذر
اسما اور فاطمہ تحقیق

مشہور ہوا انہیں سے ایمان ۔ یہ لوگ ہین ولیں مسلمان
یہ حامی دین کبریا ہین ۔ خاصان خدا ہین رہنما ہین

جو کام ہی ہین بنا انہیں سے ۔ وہ کام ملک سے ہوں نہ جن سے
پاکر انہیں کمال ایمان ۔ قرآن مین خدا ہوا ثنا خوان

اسلام ہین پا یقین انہیں سے ۔ حق راضی ہی انسی اور یہ رب سے
یہ راہ ہدی کی پیشوا ہین ۔ یہ لوک نجوم اہتدا ہین

یہ لوگ ہین مقتدای امت ۔ ہی انکی ولا کلید جنت
پہونچیں کیا ملا ہی انسی ۔ بس ہمکو خدا ملا ہی انسے

تفسیر و حدیث و علم قرآن ۔ سب انسی ملا بعزت و شان
تازہ ان سی ہی بہار ملت ۔ یہ لوک ہین دین حق کی حجت

یارب مجھی حب مصطفیٰ دے ۔ آل و اصحاب کی ولا دے
ہو جسکو رسول حق سی نسبت ۔ دی اوسکی خدا مجھی محبت

تا زیست رہو مین با دل و جان ۔ اس مجمع پاک کا ثنا خوان
کر ختم سخن و داستان کو ۔ روک اب قلم خامہ کی عنان کو

خاتمہ

جو پہنچا ہی جو ختم لو یہ نامہ ۔ ہی شکر خدا ہین گرم خامہ

تحریر سی پاچکا فراغت ۔ اب کرتا ہی سجدۂ تحیت
لکھا ہی جو ذکر مصطفیٰ کا ۔ ہمت سی ہی شور مرحبا کا

ہمہ ہی یہ سب نبی کا فیضان ۔ اور خامۂ شکر بی کا احسان
کیا خوب لکھی ہی مثنوی واہ ۔ ای خامۂ پاک تیری واہ واہ

احسان ترا ہی مجھ پہ سب آن ۔ تونے مجھے کیا سخندان
حاصل ہوئی تجھسی یہ فصاحت ۔ پائی تیری سبب سی شہرت

نامہ جو ہوا جواہر آگین ۔ ہی تیری عنایات کی یہ تزئین
اعجاز قلم ہوا ہین تجھسے ۔ یاقوت رقم ہوا ہین تجھسے

رونق یہ بیاں کی تجھسی پائے ۔ تو نی مری آبرو بڑھا دے
یارب بہر رسول والا ۔ شاہ نجف و بہ خدیو بطحا

بہر صدیق و بہر حیدر ۔ اور بہر صحابۂ حبیب
صدیق سی عمر کی بہر عثمان ۔ بہ حسنین پاک و ذی شان

بہ ازواج و آل اطہار ۔ اور بہر مہاجرین و انصار
دی راہ سوا دیتر لی ہین ۔ جو پہنچا دی مدینہ نبی ہین

وہ روضۂ باصفا دکہا دے ۔ اس نظم کا بس ہی صلا دے
دی اپنی رسول کی محبت ۔ رکہ سالک مسلک شریعت

بازار جو گرم حشر کا ہو ۔ حشر اوسکے لوا تلے مرا ہو

تمام شد

بہار جنت

ذکر ہی اسمین شفاعت کا تمام
ہی بہار جنت اس دفتر کا نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خدا کو ہی سزا
جسنی برپا کردئی ارض و سما

جسنی دی افلاک کو یہ برتری
خاکمین جسنی یہ کی صورتگری

جسنی ہستِ خاک کو گویا کیا
مخزنِ اسرار سرتاپا کیا

جسنی آدم کو بنایا خاک سے
اور کیا ممتاز روحِ پاک سے

عزت و توقیر کا اوسکے بیان
ہی نفخت فیہ من روحی سی عیان

علّم الاسما کا تاکر یک بیک
کردیا پہر اوسکو مسجودِ ملک

دی دیا قبضے مین اوسکی بحر و بر
کی عطا اپنی خلافت سربسر

خازن اللہ امانت کردیا
نورِ احمد کا اوسی حامل کیا

یہ امانت یہ خلافت یہ عطا
وسنی پائی سب طفیلِ مصطفےٰ

کیا فلک کیا عرش کیا جن و ملک
ہین طفیلِ نورِ احمد آج تک

نعت خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم

سیدِ الکونین و ختم المرسلین
قبلۂ دین رحمت للعالمین

مظہرِ ذاتِ قدیمِ کبریا
مطلعِ دیوانِ اسرارِ خدا

قلزمِ وحدت کا موجِ اولین
کنزِ مخفی کا ظہورِ آخرین

منشاءِ ایجاد لفظِ کاف و نون
رمزِ نحن السابقون الآخرون

ذاتِ پاکِ حق کا وہ ظلِ ظلیل
بیمثال و بی نظیر و بیعدیل

علتِ غائی ایجادِ جہان
باعثِ خلقِ زمین و آسمان

گر نہوتا وہ رسولِ محترم
بی نشان تہا جہان در عدم

گر نہوتا وہ رسولِ کائنات
غیرِ ممکن تہا وجودِ ممکنات

گر نہوتا وہ خدیوِ انس و جان
یہ زمین و آسمان ہوتا کہان

خاک کی پتلے مین تہی قوت کب
جو اوٹہاتا اسطرح اسرارِ رب

تہی امانت تو وہ بارِ گران
جس سی بہاگی کوہ و ارض و آسمان

بو البشر نے جو لیا اوسکو اوٹہا
تہا یہ فیضِ نورِ سلطانِ ہدیٰ

اوس امانت کا وہی مختار تہا
اور آدم تو امانت دار تہا

نورِ حضرت تو ازل سی ہی اے فتیٰ
اصل ہی سب خلق و موجودات کا

ہی وہ ارواحِ رسل کا بالتمام
روزِ اول سی مربی و امام

وہ نبی تہا جب تہی دنیا و دین
اور آدم تہی میانِ ماء و طین

تہا وہ سب ہی نبی جب تہم کلام
تب نہ تہا طور اور کلیم اللہ کا نام

بحرِ عالم کا تہا جب وہ ناخدا
تب نہ تہا کچہ نوح کی کشتی کا پتا

تہا وہ جب سی شاہِ محمل نشین
جب نہ صالح تہا نہ ناقہ تہا کہین

اور عداوت جسکو جتنی ہو مگر — کافر اوتنا ہی وہ ہوویگا شقی
لکھتا ہی یون اوسی عالی وقار — اسکو فرمایا نبیؐ نی تین بار
ذکر حضرت مین پس از ذکر خدا — اشتغال قلب اجب ہوگیا
ہان بچھوٹی یہ ولا نا رندکے — حب احمد تو بری کام آئینگے
تم نہین تھی پر وہ شاہ بحروبر — تھا تمہاری فکر مین آٹھون پہر
لوگ تو سوتی روز و شب پاکی — آپ امت کی لیی رویا کیی
اوس ہی باقی تھی امت کی راہ — اوسنی وہی ہر نفسی ہی تمکو پناہ
مانگتی ہو جو دعا بہر رسول — اوسکو کر لیتا ہی رب جلد ہی قبول
گر نہ ہوتا وہ شفاعت مین امام — آتش دوزخ سی بچتی نہ تمام
لکھتا ہی یون اوسی نگین کلام — جب ہوی پیدا شہنشاہ انام
اشک چشم پاک سی بہتی رہی — ربِّ ہب لی امتی کہتی رہی
پیش خالق جو کیا عرض دعا — مدعا سب اپنی امت ہی کا تھا
پھر لگی کہنی یہ شاہنشاہ دین — ہان نہین ایمان محبت گر نہین
سن چکی تم ای گروہ مخلصین — معنی الفت بقول شاہ دین
گر نہ رویا تم نکی نام مصطفی — وہ بھلا مومن کہو کیونکر ہوا
جانتی ہو وہ رسول انس و جان — تمپہ کتنا ہی شفیق و مہربان
تھا غم امت یہ اوس غمخوار پر — پیٹ بھر کھایا نہ سویا رات بھر
تھا حریص امت کا اپنی وہ کریم — اسلیے کہتا ہی حق اوسکو رحیم
اوسکی صدقی سی خدای ممکنات — تمکو ہر آفت سی دیتا ہی نجات
ہر بلا سی تمکو دیتا ہی امان — اوسکی خاطر سی ہی تمپر مہربان
مہربانی کا ہو کیا اوسکی بیان — تھا ازل سی عذر خواہ عاصیان
سجدہ حق مین جھکایا اپنا سر — اور جبین پاک رکھی خاک پر
جب شب اسرا سوی عرش برین — لیلیا تنہا جب وہ سلطان دین
الغرض اوس قصد اکی رو بروی شب — التجا تھی بہر امت پیش رب

دعا مانگنا حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کا او سفارش اپنی امت کی بموجب مضمون آیات قرآن مجید اور رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد پڑھنی اون آیات کی اپنی امت کیواسطی او نزول جبریل او وعدہ خدای پاک کا امت مرحومہ کی باب مین آنحضرت صلعم سے

ہی جو عبد اللہ بن عمرو کا — یون روایت کرتا ہی وہ باصفا
ذکر ابراہیم و عیسی مین خدا — کہتا ہی یون مانگی دونونی دعا
عرض کی عیسی نی بہ پیش کریم — ان تعذبہم ہی لیکن یا حکیم
چاہتی ہین تجھسی لو اپنی نجات — اور بخشی اونکو رب کائنات
امتی و امتی کہنی سب لگے — اشک بہہ آنکھوں سی بہنی لگے
حکم یون جبریل کو اوسدم ہوا — ہی حبیب اسوقت بیقرار ہو رہا
عالم سر وعلن ہی رب ترا — پر یہ رحمت سی ہی تجھسی پوچھتا
آئی جبریل اور کہا ای محترم — ای شفیع خلق و غمخوار امم
دیکھکر رحمت خدا کی شاہ دین — یون لگی کہنی کہ ای روح الامین
بخش دینا انکو رب ذوالکرم — بس انہین کا روز و شب ہی مجھکو غم
ایکدن بیٹھی تھی سلطان ہدی — دفعتہ کچہ آپ نی قرآن پڑھا
اپنی امت کی سفارش مین خلیل — کہتی تھی تو بخش انکو ای جلیل
یعنی یہ دو نو نبی محترم — اپنی امت کو بصد لطف و کرم
پڑھ چکی ان آیتونکو جب نبی — اپنی امت آپکو یاد آگئی
دیکھکر محزون شہ دیجاہ کو — جوش رحمت آگیا اللہ کو
جلد جا تو جلد ای روح الامین — پاس اوسکی اور پوچھنا کاہی غمین
تجھکو کس غم نی رولایا ای رسول — کہ زبانسی اوسکو مجھکو ہی قبول
رب ترا رحمت سی یون ہی پوچھتا — کیون ہوا گریان بتا تو مدعا
عرض کرنا حق سی ہی والکبریا — مغفرت امت کی مین ہون چاہتا
پھر گئی یہ سنکی جبریل امین — عرض کی یون پیش رب العالمین

ای اله العالمین اے بے مثال / بردبار عفو کار ذوالجلال
غم سی امت کی رسول دوسرا / کر رہا ہی آج زاری دیکھا

تجھسے پھر کر ای خدای کائنات / چاہتا ہی اپنی امت کی نجات
فرط رحمت سی ہوا حکم خدا / ای امین محبوب کی پہر پاس جا

دیکھ سکیں او سے کہنا کای رسول / کیون غم امت سی ہوتا ہی ملول
بابت امت مین نکر رنج و بکا / ہم تجہی راضی کرینگی دیکھیں گے بہلا

ہمیں کیون محزون ہی تجکو ای محترم / جلد تیرا ضی کرینگی تجکو ہم
آئی جبریل اور حضرت سی کہا / مژدہ مژدہ ای محمد مصطفے

تیری امت کی لیے تیرا خدا / بوعدہ کرتا ہی بلطف و عطا
بابت امت مین نہو آشفتہ ملول / ہی رضا تیری مقدم ای رسول

ہان تمکو غمگین نکر اتنی لکا / جسمیں تو راضی ہی راضی رب ترا
ہی روایت مین یہ اوسی نی کہا / بس یہ فرمایا کہ شاہ دوسرا

مین تو یون راضی ہلا ہو ہون کہ / جبتک عین رحمت و غفران سی سب
میری امت کا دہ رب العالمین / مجکو بخشیگا نہ ایک ایک ای امین

حبذا ای خواجہ روشن ضمیر / ای رحیم و چارہ ساز و دستگیر
حبذا ای عذرخواہ عاصیان / حبذا ای کار ساز بیکسان

بارگاہ حق مین بس تیری ہوا / ہم غریبونکو ہی کسکا آسرا
اس جہان مین جو ہمین نعمت ملی / سب یہ ہی تو فیض تیری نام کی

تجھسی محروم ہوتی امت سبب / تو کفیل انکا ہی وانم پیش رب
ہمکو کیا کیا نعمت خالق نی دین / مشکلین سب تجھسی آسان ہو گئین

ہمنے پایا تجھسی فرقان شریف / ہمکو بی مانگی ملا دین حنیف
فضل و رحمت تجھسی ہم کامیاب / اور ملا [illegible] ہم کو خطاب

ہر جگہ تیرا کرم درکار ہے / ہان جو تو چاہی تو بیڑا پار ہے
مژدہ باد ای امت خیر الانام / استغفا [illegible] کیا پایا کلام

مخبر صادق کا قول با صفا / مرہم ناسور دل ہی ای فتا
اسکو رکہنا چاہیی دل مین یقین / تجکو رب نے کیا رحمۃ للعالمین

کونسی ہی وہ دعای مصطفے / جو نہین مقبول ہو پیش خدا
اس [illegible] ہمیشہ پیش رب / سارے عالم کی ہمین کی کام

جسنی لیکر نام شاہ دوسرا / کی خدا سی اپنی رو کر التجا
بس یہ تہی رحمت ای پاک رب / اور وجاہت سید لولاک کی

نقد مطلب سی وہ دامن بہرا / مانگیا سب وسکی دل کا مدعا
رحمت حق گر تمہین درکار ہو / بس محبت آپ سی پیدا کرو

عشق رکہو اوس حبیب پاک کا / قبر و محشر مین یہی کام آویگا
وان جو پہنچا چاہتی ہو بار سے / لو لگی رکہنا شہ ابرار سے

دل مین گر حب ہی رسول اللہ کی / نار تیہر گلستان ہو جاویگی
معجزہ اک تازہ کرتا ہون بیان / جس سی ہو ثابت جاہ سید عالمیان

اب سنو یہ طرفہ رمز معنوی / لکہتا ہون اشعار پاک مثنوی
یعنی فرماتا ہی مولای روم / دہ محیط فضل و دریای علوم

از انس فرزند مالک آمدست / کہ بمہمانی او شخصی شدست
او حکایت کرد کز بعد طعام / دید انس دستارخوان را زرد فام

چرکن و آلودہ گفت ای خادمہ / اندر افکن در تنورش یکدمہ
در تنوری پر ز آتش در فکند / در زمان دستارخوان را ہوشمند

جملہ مہمانان درو حیران شدند / انتظار دود کندوری بدند
بعد یک ساعت برآورد از تنور / پاک و اسپید و از آن اوساخ دور

قوم گفتند ای صحابی عزیز / چون نسوزید و منقی گشت نیز
گفت زانکہ مصطفے دست و دہان / بس بمالید اندرین دستارخوان

ای دل ترسندہ از نار و عذاب / با چنان دست و لبی کن اقتراب
چون جمادی را چنین تشریف داد / جان عاشق را چہا خواہد گشاد

نا شنا [illegible] قصہ [illegible] / سن چکی تم قصہ مستانہ جوان
تمنی دیکہا آپ کی توقیر کو / اوس مبارک دست کی تاثیر کو

ہوگا سب خلق خدا کو اضطراب
اور قریب نیزہ ہوگا آفتاب

سختی و خوف و غم و رنج و بلا
ہوگا لن کون آفتونکا سامنا

ہوگی بیطاقت کہینگے لوگ سب
اب کوئی کرتا شفاعت پیش رب

دیکہتی ہو تم کیسا کا یہ مقام
جو حضور رب کری با صد کلام

جب نہ ٹھہریگا کوئی بادرد و تاب
آئینگی تب حضرت آدم کی پاس

اور کہینگے ای ابو الناس ای نبی
ای عزیزونکی بس اب تو ہی خبر

حق نی بخشی ہی تجہی وہ مرتبے
ہاتہ سی سب اپنی کی صورت بنے

اور جنت سا مکان تجہکو ملا
سر فرشتون نی تجہی سجدہ کیا

پاس تیری آئی ہین گہبرا کی سب
تو شفاعت کر ہماری پیش رب

دینگی تب اون سبکو آدم یہ جواب
ہی کہان مجکو طاقت اور تاب

تم نہین کیا جانتی ہیر ہم خطا
مین نے جو ہوا کی ساتہ اپنی کیا

جس سی مانع تہا خداوند کریم
کہا لیا مین نے اوسی ہبا گیہوں

ہی اگر ہر شفاعت اہتمام
نوح البتہ یہ کر سکتا ہی کام

ہی خدا کا وہ نبی محترم
اور وہ ہی مقبول رب الکرم

نوح سی آکر کرینگے التجا
تب کہیگا وہ بصد درد و بکا

اب ہی یان مجکو شفاعت کی مجال
اپنی گستاخی کا آتا ہی خیال

روز طوفان تہا خدا کا جب عتاب
اک جہان ڈوبا بانواع عذاب

نوح جب بیٹہا مرا ڈوبنی لگا
مین نے مانگی رب سی ای بہی دعا

کی جو گستاخی حضور کردگار
کانپتا ہون آج با صد اضطرار

یان براہیم اسکی رکہتا ہی مجال
ہی خلیل اللہ کا وہ با کمال

عرض حال اوس سے کرو تم سکی سب
بس کریگا وہ سفارش پیش رب

آئینگی گہبرا کی سب پیش خلیل
اور کہینگے ای براہیم خلیل

ای نبی محترم سے مقتدا
تو شفاعت آج کر پیش خدا

یون کہیگا وہ نبی باوقار
جا نہین سکتا ہون پیش کبریا

تین بار تو مین ہنگام خطاب
جہوٹہ کہہ بیٹہا ہون با صد اضطراب

ایک تو یہ جب ہوی عید کا
قوم نی بہر تماشا کی تہی راہ

توڑتا تہا جو بتون کا مدعا
ساتہ سی اون سبکی مین نے کی ابا

سقم و بیماری کی کرکی عذر تہا
رہ گیا گہر مین تہی مین بصداقت

تہا مرا او سدن یہ کذب اولین
آج مین اوس جہوٹ سی تہا ن شرمگین

دوسرا اب اور سنیی ماجرا
جب بتون ان ہمارے بتکی رکہیا

اور ہوی سب لوگ بتخانہ سی دور
بس کیا مین نی بتونکو چور چور

توڑ ڈالے مین نی مصنوعی خدا
اور بڑی بت پر تبر کو رکہدیا

آئی پہر کر جب وہ قوم بی ادب
آلہ خوار و شکستہ پائی سب

مجہسی پوچہا سب نے با قہر و عتاب
ان خداؤنکو کیا تو نی خراب

مین نی استہزا اسلی وہی یون کہا
اس بڑی بت سی ہوئی ہی یہ خطا

تہا بہم شاید کہ انکی کچہ خلاف
پوچہو اس بت سی کہیگا صاف صاف

اس دروغ مصلحت آمیز سے
شرم آتی ہی خدا کی سامنے

تیسری اب اور سنیی داستان
مختصر کرتا ہون بیکو بیان

جب ہوا نمرود کا قصہ تمام
مین نی کی بابل سی ہجرت سوی شام

اوس سفر مین بیبی سارا ساتہ تہی
لوطنی ہجرت مری ہمراہ کی

سفر مین پہونچا تو وان کا پادشاہ
تہا بڑا بدکار ظالم روسیاہ

چشم عقل و دین وہ سب کہتا تہا کور
عورتونکو چہین لیتا تہا بزور

مختصر کرتا ہون مین یہ ماجرا
مجہسی جب سارا کو وہ لینی لگا

خوف سی مین نی کہا اے پر فتن
مین برادر ہون یہی ہمشیر تی

اس بہانی سی مجہی مہلت ملی
اور سارا کو بہائی اوسنی ہی

مین نی منکوحہ کو جو خواہر کہا
تہا محل احتمین بہی آتا بیل کا

یعنی دینی تہی اخوت ان ام
اور ہٹایا مین نی ظالم کا فساد

پر خدا سی اپنی شرماتا ہون سب
ہی شفاعت کی لیاقت مجہ کو کب

لیک ہوی ہی سنتے اللہ کا
جاؤ کر دا ن تم تو وہ بخشائیگا

طور پر یا مین خدا کی اوس ستی
اور عطا کی اوسکو بیت مقدس بنا

اے حبیب کبریا ظل الٰہ
حال پر میرے کرم سے کر نگاہ

تو ہی تنہا اے شفیع عاصیان
یہ سگ درگاہ اب جائے کہان

ہاتھ پکڑے کون اس بیمار کا
یہ تو بندہ ہے ترے سرکار کا

چہوڑکر تجھکو کہان جائے غریب
اے خدا کے پاک کے پیارے حبیب

جرم و عصیان سے بہت ہون روسیاہ
تیرے ہی دامن مین لیتا ہون پناہ

رحم کر رحم اے شہ بندہ نواز
اے مری دردون کے چارہ ساز

بس ہیچ اب در باطن کہہ چکا
ہان بیان کر پہر حدیث مصطفے

چہٹ گئی شبدیز خامہ کی عنان
تہا کہان اور ہے بیان احمد کہان

سب جو روتے پیش حضرت جائینگے
قبلۂ دین اونسے یون فرمائینگے

ہان مجھے خالق نے یہ رتبہ دیا
مین شفیع خلق ہون پیش خدا

ہے یہ ارشاد شہ دنیا و دین
مین چلونگا سوے رب العالمین

جب قریب بارگاہ کبریا
جا کے ہونچونگا بصد عجز و رجا

دیکھکر عز و جلال بارگاہ
اور جبروت در عالم پناہ

اذن چاہونگا کہ اے رب غفور
ہو عطا اب عزت قرب حضور

سنکے میری التجا میرا کریم
اذن دیگا مجکو با فضل عظیم

ہونگا مین اوسدم بصد عجز و نیاز
داخل درگاہ رب کارساز

جا کے زیر عرش رب ذو الجلال
جب مین دیکھونگا جمال بے مثال

با دل نالان و چشم اشکبار
مین کرونگا سجدہ پیش کردگار

وہ ثنا و حمد ہووینگے ادا
جو مجھے الہام فرمائے خدا

وہ محامد اور وہ نطق و بیان
مین بتاؤن آج یہ طاقت کہان

اور کھلینگے وہان بلطف کبریا
مجکو وہ ابواب محامد اور ثنا

جو کہولی ہون خدا نے سربسر
میرے قبل ایسے محامد او پر

سر رہیگا میرا سجدہ مین جھکا
ہو گئی جبتک میری مولی کی رضا

جوش رحمت کا جب آئیگا ادھر
بس ندا اسطرح دیگا رب مجھے

ہان اوٹھا سر اے مرے پیارے رسول
اے محمد اے نبی دل ملول

کہ تو مجھسے بتا مطلب ہے کیا
مین سنونگا تیرے دلکا مدعا

کیون پڑا سجدہ مین ہے ازرو ملول
تو شفاعت کر مین کرتا ہون قبول

مانگ تو جو تجکو ہووے مانگنا
مدعا تیرا کرونگا مین عطا

اے چرا تی انچنین اندوہگین
برکشید اے چرا سر از زمین

اے چرا ای سر بہ پیش افگندہ
اے رخت رشک ماہ تابان بندہ

اے حبیبے بس کن این زاری سوز
از زمین بردار روتے دل فروز

سنکے یہ انعام رب کردگار
سر اوٹھاونگا بچشم اشکبار

یون کرونگا حق سے اپنا عرض حال
اے خدا اے کبریا اے بے مثال

بر در آمد مصطفے زاری کنان
معذرت خواہ گناہ امتان

بر در آمد این گدای کوے تو
اے عنان خلق در قابوے تو

بس عیان ہو اوسکی رحمت بے حساب
اور شفاعت کا ہے ہو فتح باب

خاص ہے یہ منصب شاہ انام
بس شفاعت ہے کبری اسکا نام

یہ مناجات شہنشاہ عرب
ہووےگی مفتاح باب فضل رب

انبیا بہی ہین پیش ذو الجلال
ہوا نہین ہے تاب تکلم کی مجال

اب یہ کرتے ہین رسول انس و جان
اپنی امت کی شفاعت کا بیان

مین شفاعت کی لیے پیش خدا
جاونگا بس امتی کہتا ہوا

مجھکو محزون دیکھکر او بیقرار
کرکے اک حد معین کردگار

یون کہیگا با ہزاران التفات
جا بین اون لوگونکو دیتا ہون نجات

جنکے دلمین ہووے ایمان [illegible]
جو برابر ہے اگر اے مصطفے

بس مین نکلونگا اونکو در سے بامراد
آتش دوزخ سے جنکر شاد و شاد

جنت اللہ دو ہمین داخل کرون
راہ پہر مین بارگاہ رب کی لون

اوٹھ جاؤنگا پہر بصد عجز و نیاز
جب بلائے مجکو رب کارساز

دیکھکر جاہ و جلال کبریا
پہر جہکون سجدہ مین با آہ و بکا

خاک پر دیکھےگا جب مجھکو گرا
دیگا خالق اسطرح سے پہر ندا

اے محمد ہان اوٹھا تو اپنا سر
اب ہے کیا مطلب ترا اے خیر بشر

تو بیان کر ہم سنین اسکو تمام
ہو روا حاجت سبہین جسکی کلام

کہکی یارب امتی با صد ادب
مغفرت امت کی چاہون بخش رب

اور کہی مجہسی کہ ای میری رسول
اب ہو امت کی خاطر تو ملول

بر نکالون اونکو با صد اہتمام
اور کرون رخصت سوی دار السلام

جب نظر آئی مجہی اوسکا جلال
پہر گرون سجدہ مین سب کی خستہ حال

پہر پکاری مجکو رب کارساز
ہان اوٹہا سر ہو چکا عجز و نیاز

پہر سنونگا اور دونگا تجکو سب
ہو چکا اذن شفاعت تجکو اب

اور اوٹہاون سر کرون حمد خدا
جسطرح سی پہلی مین ہون کہہ چکا

ہین ابہی باقی بہت سی گنہگار
تیری فضل و لطف کی امیدوار

مین نی بخشا اونکو با فضل و کرم
ہووی ہیان جنمین دل ہی جو کرم

لاؤن سب امت جہنم سی نکال
ہان ہی باقی رہی جو ان خستہ حال

جب نکل آئی مری امت تمام
خلد مین لیجاون سبکو والسلام

جو طلب کر ہمسی وہ سب تجکو دین
گر شفاعت جسکی ہم اسکو سنین

مجہکو روتا دیکہکر رب احد
پہر مقرر مجہسی کردی ایک حد

مثل ذرہ یا کہ خردل کی مثال
ہو وہی ایمان جسمین لا اوسکو نکال

پہر مین آون سوی درگاہ خدا
اون لیکر عرش تک جاون چلا

اور رہون سجدہ مین ان محو حضور
چاہی جب تک وہ خداوند غفور

عرض کر مطلب بیان کر ماجرا
مدعا کیا اب ترا [illegible]

جب سنون مین سب یہ رحمت کی کلام
پہر کرون پہر شفاعت اہتمام

یون کہون پہر ای اله العالمین
مجکو امت سی ابہی تسکین نہین

بس کری اک حد معین سب مرا
اور کہی اب جلد جا ای مصطفی

بلکہ ہو ادنی سی ادنی اس نبی
ہی رضا تیری مقدم ای نبی

جسکو قرآن مین خداوند ودود
دی چکا ہی نار مین حکم خلود

کر چکی جب یہ بیان با صد سرور
تب لگی پڑہنی اس آیت کو حضور

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رب تیرا اب تجکو دیگا وہ مقام
جسکا ہی بیشک خدا محمود نام

اور لگی کہنی نبی انس و جان
جو کیا مین نی شفاعت کا بیان

لکھہ چکا جس مین حدیث مصطفی
ترجمہ قول نبی کا ہو چکا

یہ پیمبر کا تمہاری ہی مقام
جسکا وعدہ کرتا ہی رب انام

عاشقان ذکر شاہ خوش خصال
سن چکی تم آپ کی رحمت کا حال

خاتمہ کتاب و شکر عزیز وہاب

اب دل و جان سی کرو شکر خدا
جسنی کی تمکو یہ سب نعمت عطا

شکر صد شکر ای خدای ذو الجلال
ای کریم و بی مثال بی زوال

تو نہین محتاج توصیف جہان
ہمسے کیا ہو تیری قدرت کا بیان

ذات تیری بیعدیل و بیمثال
پاک و بی ہمتا قدیر و ذو الجلال

ہی تری حکم ای اله العالمین
ایک پتا ہل نہین سکتا کہین

تجہسی قائم ہی زمین و آسمان
تیری قدرت کی ہین سب نشانیان

خاک کی پتلی کو تو گویا کرے
قطرہ ناچیز کو دریا کرے

تیری قدرت کی یہ ادنی ہی دلیل
آتش نمرود گلزار خلیل

انبیا کو دی کی سب پر برتری
تو نی بخشا رتبہ پیغمبری

تو نی بہیجا اوس رسول پاک کو
سید عالم شہ لولاک کو

کس زبان سی ہو ادا تیری ثنا
پہونچی کیا بندی کی عقل نارسا

ہو ثنا تیری کسی سی کب ادا
جب کہی احمد کہ لا احصی ثنا

ہین تری محتاج ای میری خدا
انبیا و اصفیا و اولیا

اک جہان سرگشتہ تیری راہ مین
انبیا حیران تری درگاہ مین

کن کی کہنی سی کیا عالم بپا
اور جب چاہی اسی کر دی فنا

نار کو دم مین گلستان تو کرے
مور کو دم مین سلیمان تو کرے

تو نی کی ہمکو ہدایت ای کریم
تجہسی پائی ہمنی راہ مستقیم

تو نی آدم کو خلافت کی عطا
تو نی احمد کو شفاعت کی عطا

تو خدا ہی اور وہ ہی بندہ ترا
تو نی یہ رتبہ کیا اوسکو عطا

تونے یہاں بھیجا بفضل سرمدی ۔ اپنی رحمت کو بشکل احمدی
گر نہ ہوتا فضل تیرا اے خدا ۔ ہم کہاں پاتے بھلا یہ پیشوا
جسکے باعث سے خدا اے ذوالکرم ۔ تیری رحمت سے ہوئے سرشار ہم
تھا نبی ہمپر جو اتنا مہربان ۔ پس عنایت کا ہے تیری یہ نشان
ہو سکے ہم سے کب اے ذوالکبریا ۔ شکر تیرا اور ثنائے مصطفےٰ
تو ہی مالک تو ہی مولیٰ تو خدا ۔ وہ نبی ہے اور رسول او پیشوا
ہر دم و ہر آن ہر صبح و مسا ۔ ورد رہتا ہے مجھے صل علا
اوسکی صدقے سے خداوند غفور ۔ مجھکو رکھنا آتش دوزخ سے دور
ہے دعا مجھسے برائے مصطفےٰ ۔ خاتمہ ایمان پر ہووے مرا
ہو چکا حال شفاعت سب بیان ۔ ختم کرتا ہے مسیح اب داستان
ہم ثناخوان رسول دوسرا ۔ مثنوی کیا خوب لکھی واہ وا
ہے صحیح معتبر تیرا کلام ۔ ترجمہ ہے یہ حدیثوں کا تمام
سنکے یہ تیرا بیان با اثر ۔ وجد میں ہیں اہل ایمان سر بسر
رو رہے ہیں عاشقان مصطفےٰ ۔ شور ہے ہر سو جزاک اللہ کا

تمام شد

نثر خاتمہ تتمہ خامہ جادو رقم اعجاز قلم شاعر رنگین بیان فصیح اللسان واقف رموز خفی و جلی مولوی حکیم معصوم علی مسیح

سپاس بےقیاس و ستائش مالک الملک کو سزا ہے کہ جسکی ذات پاک لاشریک لہ وہی ہمتا ہے اور درود نامحدود او سرور احمد عالم کو روا ہے کہ جو باعث ایجاد ارض و سما ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اما بعد کہتا ہے بندۂ گمنام آستانہ بوس سخنوران فصیح عامی معصوم علی تخلص مسیح کہ یہ فقیر مسکین بدو شعور سے شیفتہ ذکر خیر رسالت پناہی ہے اور فریفتہ حالات محبوب الٰہی ہے بمصداق من احب شیئا اکثر ذکرہ اپنے وقت میں مستلزم بنیاد محفل میلاد سید ابرار رہتا ہے اور اللہ پاک سے اس سعادت کی استمرار و دوام کا خواستگار رہتا ہے و باوجود فقدان استعداد و قلت استطاعت اکثر اشعار نامور مضمون ذکر پاک سید لولاک اپنی محاورہ و بقانی میں لکھا کرتا تھا اور عاشقین جو کہ حضرت سے تعرضات حسین قبول رہا کرتا تھا جب رفتہ رفتہ بہت اشعار جمع ہوئے اور بعض احباب کی عنایت سے رسالہای منظومہ متعددہ بحور مختلفہ میں ترتیب پاگئی مشتاقین ذکر رسول مقبول بزید قدر شناسی عیب کو ذیل ہنر اور خطا کو وہین عطا سے چھپانی لگی یعنی باین فقیر کم مایہ کی بہ تقاضای نقل و تسوید آنی لگی ہنوز نوبت نظر ثانی نہ آئی تہی رسائل تمام کو مسودہ دست بدست تا دور دست پہونچایا ہر چند میں نے ان اشعار بے ربط کو چھپایا اور آپکو مضحکہ ارباب سخن سے بچایا مگر یہ دن افسانہ سیرے آئے کا دور دور پہونچا یا اور حاصل یوں ہے کہ جو یہ نظم تمام مضمون ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے چھپائی سے چھپ سکی مشتاقین کی محافل و وقت میں پہونچ ہمہ کار ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر ✤ نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا ✤ ہجوم مشتاقین اور تمنای مخلصین کو دیکھکر آخر جناب شفیقی مکرمے عمیم الاشفاق کثیر الاخلاق مولوی محمد یعقوب صاحب نے اسکو اپنی مطبع میں چھپایا اور اس سودای گران بہا کو مشتاقین پر ارزان کیا خداوند کریم اونکو جزای خیر عطا کرے اور اونکی دامن امید کو جواہر مقصود دلی سے بہر دے دنیا میں بلند نام ہو عالم میں احترام ہو امیدوار ہوں کہ جب عزیزان خطاپوش و ناظرین عذر نیوش دیدۂ تمنا کو اس یوسف مصر خوبی کی جمال سے منور فرمائیں افشای عیوب فقیر کم مایہ میں کوشش نکریں اور اس بضاعت مزجاۃ کو ردنکریں اسواسطے کہ غایت اس سے کچھ اظہار جوہر قابلیت نہیں بجز اسواسطے اوسکی اور نیت نہیں یا کہ میں بھی وصلہ کیطرح ختم رسالت ثناخوانوں میں داخل ہوں اور جب قیامت کو اوسکی تیراح شمار کیے جائیں میں بھی اوسکی نام لیوا یعنی الوہین گنا جاؤں ✤ چو شنید یوسف ناخوبی گرم بازار شنید ✤

کہ شنیدہ ام شنیدم کہ ز عشق آن نگاری ✤ شنید ✤ بیمار لی چند سگفت بمیں نگین جہ مین گل تماشا شیم ✤ کردم سک حرم ید از آتش باشیم ✤ وصلی اللہ وبارک وسلم علیٰ خیر الخلق والہ وصحبہ اجمعین

اطلاع بخدمت صاحبان مطابع

جو کہ کل تر بحق حقوق تالیف و تصنیف این رسائل کی مولوی محمد یعقوب صاحب مہتمم مطبع افضل المطابع محمدی کو ہبہ کیے اور بخش دیئے اس واسطے یہ التماس ہی کہ کوئی صاحب انکی چھاپنے کا قصد اپنی مطابع مین بدون اجازت و استرضای مولوی صاحب ممدوح نفرمائین جس قدر مطلوب ہون مطبع موصوف سی لی تامل منگا لین اہل پیشہ اور تجار کی واسطے قیمت مناسب کی ہی اشاعت پر نظر کی ہی چھاپنا جو خلاف التماس ہوگا تو بہ اقتضای مکالملاں کی نقصان ہوگا پریشانی کا سامان ہوگا بر رسولان بلاغ باشد و بس

العبد

شرح خاتمہ نوکر ز قلم تادب شیم عاصی محمد یعقوب انصاری

لایق حمد و ثنا وہ قادر توانا ہی جسنی کن کی کنایہ سی چشم رحمت کی اشارہ سی بیدی آسمان کو اتنا بلند و زمین کو ہموار بنایا خورشید و ماہ و شب کا کیسی چمک دمک سی جلوہ دکھایا لیل و نہار کا فرق نظر آیا چشم توجہ سی چشمہای رحمت جاری کیے خاک بی بنیاد کو توت نامیہ بخشی طرح طرح کی گل کہلائی کیسی کیسی مخلوقات بنائی سب مین انسانکو عزیز کیا اشرف المخلوقات فرمایا ایسا یہ مشت خاک مقبول درگاہ ہوا کہ فرشتون کا سجدہ گاہ بنا خلعت خلافت عطا ہوا مرتبہ سوا ہوا پہلی اپنی نور ذاتی کی پرتو و تجلی اس کالبد خاکی پر ظاہر کی روح لطیف داخل ہوئی آئی توحید سی زبان حال کو گویائی دی حس حرکت فہم و فراست ملی کہ سبکو رشک آیا شیطان نی سر پھیرا ایسا زمین کا مزاج آسمان پر پہنچا جیسی حبیب خدا کا عرش جلیل کا مسکن ہوا سبکا مامن ہوا مظہر آدم علیہ السلام سی تا اینندم جو کچھہ ہوا اور ہوگا سب اسکی وحدانیت کی دلیل ہی ذات پاک اوسکی بیعدیل ہی اوسکی حمد و ثنا ہم سی ہیچمدان کیج مج زبان سی کب ادا ہو جسمین حبیب الہی نی یہ ارشاد کیا ہو ما عرفناک حق معرفتک آور نعت سرور کاینات فخر موجودات اشرف قوم بنی آدم نبی محترم سبب العالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم چہوٹا مونہہ بڑی بات ہی سب پر ظاہر ہی مہر نیمروز اس نکتہ سی ملا ہی کہ ظہور اوسکا باعث وجود کاینات ہی اوسکی تجلی نورانی ظلمت کفر و ضلالت اس خاکدان پر غبار سی شیطانی ہم جیسی کو باطن نکلو ہدایت کی راہ سیدھی کہانی پہلی معجزہ شق القمر ظاہر ہوا تمام عالم آپ کی عظمت و برتری سی ماہر ہوا جسکی صفت و ثنا خداوند زمین و آسمان خود فرمائی اوسکی نعت کو انسان کہان سی زبان لائی دست قلم ادب سی صفحہ قرطاس پر گیدنکہ ٹہرای علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام اور منقبت آل اطہار و اصحاب کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ جنکی شان مین آیہ تطہیر نازل ہی حق جل علا خود قائل ہی ولا اونکی بیان میں یکسان ہی واقف ایک جہان ہی اما بعد یہ ہی صافیدلان عالی گہر و مشتاقان الانظر پر ظاہر کہ اندنون جوش محبت و لاسی فیض توجہ کیمیا سی پانچ رسائل نظم بیان میلاد شریف سرور انبیا و فضائل و بعثت و شفاعت حضرت خیر الوری علیہ الصلوۃ والثنا تصنیف فصیح بیان بلکہ فصیح اللسان مسلم الثبوت عالم اور کرم واقف امور خفی و جلی ماہر رموز علم دین مولوی حکیم معصوم علی صاحب فتحپوری کی جو نظر سی گذری بہت پسند ہوئی حقیقت مین ایسا سلسلہ نظم نظر سی نہین گذرا اگر ہر بیت کو تجلی طور سی تشبیہ دیجیے تو بجا ہی الفاظ الہی ہی یہ صراع بجا ہی بلکہ بہ مصرع مطلع خورشید سی فروزتر ہی باعث روشنی چشم اہل نظر ہی ہر لفظ آب و تاب مین گوہر بی بہا ہی معنی لطیف سی مملو ہی [illegible] بقدر پاکو شرافی

کہکشان کی کیفیت صفحہ قرطاس پر صاف نظر آتی ہی واقعی کام کیا کیا ہی کوزہ مین دریا کیا ہی روایات صحیح و معتبرہ ہین جنکے پڑھنی
خبر ہین پس ایسی چیز کا چھپنا کیون نہ محال ہو جو بی مثال ہو چند شعر جو سخن فہمون کی روبرو زبان پر آئی سب نے بزبان تحسین کھولی
بہت پسند فرمائی زیادہ سننی کی مشتاق ہوئی بہت اصرار کیا مجبور کلام بلاغت نظام پیش کیا ہر مضمون کا جلوہ دکھایا
اوسوقت کا عجب حال تھا قاری سامعین کو وجد کا عالم تھا جب خاطر مشتاقون کو تسکین ہوئی نقل طلب کی اوسوقت اس مضطر
کو عالمگیر کی سخت اشتیاق تھی خاطر پریشان تھی ہر مطالعہ کی مشتاق تھی اوس تشویش مین نیاز گستر کو حسنات سمجھکر یہ خیال آیا کہ اس در نظم
بی بہا کو سلک طبع مین منسلک کر کی مشتاقان باصفا کو دکھائی نہایت زیب و زینت سی شائقین کی روبرو لائی ہر خاص و عام بہرہ مند ہو
جو سنی وہ دیکھنی کا خواہشمند ہو عاجز کی مراد بر آئی اس سبب سی مکروہات دنیا و آلایش گناہ سی پاک ہو جاتی بازپرس حشر سے
بیباک ہو جاتی کہ زندگی چار دن کی ہی ایکدن مرنا ہی اس دار ناپایدار سی سفر کرنا ہی اللہم اغفر وارحم وانت خیر الراحمین و غم و افسوس کا
و غدغہ رہتا ہی ہر ارط حکی سختی شامت اعمال سی انسان وقت نزع سہتا ہی تب غفلت کا حال ظاہر ہوتا ہی اپنی حرکات سے نادم
ہوتا ہی اوسدم بجز افسوس کیا ہاتھ آتا ہی حشر تک سہ مدہ حسرت رہ جاتا ہی ہرچند اوسکی ذات غنی و کریم ہی اور حبیب اوسکا رحیم
ہی جسکی بندہ اور امت ہین یقین ہی کہ جب بحر رحمت جوش مین آئیگا گنہگارونکا نامۂ اعمال دھو جائیگا ہر عاصی شفاعت پائیگا
بی عیب ذات خدا ہی او رسہو و غلط بشریت کا مقتضا ہی مگر یہ نظم بھی بی مثل و بی ہمتا ہی ناظرین پر فصاحت و بلاغت کا حال ظاہر ہو جائیگا
ہر شخص حسن بندش الفاظ سے واقف ہو کر تحسین کرے کلام بانیر لاسکا حرز جان سمجھکر خزانۂ دل میں جا دیگی نذر جانکی عوض ان سمجھکر لیگی ابیات

مقبول کیون نہ ہو جہان مین ایسا کلام ہو — جسمین لکھا نعت رسول انام ہو
قابل ہر اک کے پڑھنے کے یہ نغز کلام ہو — جسمین بیان حلیۂ خیر الانام ہو

مقبول خلق ہو نہ یہ ہی سخن کا — مداح کا جہان مین نہ کیسے احترام ہو
حیرت مین آئینہ ہو کہ کیسی جمال عرش — آپ مصطفیٰ کا یہ عالی مقام ہو

قندیل عرش کے کہیں پہنچیا نغمہ — نعت محمدی مین یہ جس کا کلام ہو
گویا زبان ہی جو بنا ہی سوال مین — بیتاب سخنور و ہمین نہ ہی احترام ہو

مست جاودانی کی نگہ ہو جہان اب کی — نفس پلید اوسکی توجہ سی رام ہو
صدقے مین ان حبیب کے اے کریم کے — حاصل ہمین یا رب یہ بیت الحرام ہو

یا رب زبان بند رہی ذکر غیر سے — ذکر رسول اپنی زبان پر مدام ہو
فوز شفاعت جس کو بیکسون کو جنان — سید انہین عاصیونکا بوقت قیام ہو

مصروف مدح مین بی شہنشاہ دو جہان — ہر ایک کا شمار حلال و حرام ہو
آئین جو اونکی نامۂ اعمال ہاتھ مین — آگاہ نیک و بدسی اک خاص و عام ہو

رہتی کو عابد و نکو ملی جنت نعیم — او رعاصیونکا مقرر جہنم مقام ہو
دل مضطرب ہو چشم خجالت سے اشکبار — افسوس کے سوا نہ زبان پر کلام ہو

تب آئی مجھ پر رحمت خلاق دو جہان — اور دامن وصل حضرت خیر الانام ہو
حاضر ہون انبیا بھی پیش حضور سب — حضرت کا جا کی عرش معلی مقام ہو

پہنچی زبان پاک پہ جو فی ما مین حمد رب — بخشش امم کا زبان پر کلام ہو
حاصل ہو حکم رب سے شفاعت کا جب — سب عاصیونکا آپکی تن مین قیام ہو

جنت مین جا بسین آپکی امت کے لوگ سب — اور ساقی وہ ہر ایک کو کوثر کا جام ہو
حیرت مین آئین دیکھکے جاہ و جلال عرش — رحمت گنہگارونکا جنت مقام ہو

ہی التجا یہ نطق کی رب غفور سے — وقت اخیر لب پہ محمد کا نام ہو

بہ مہر فضل الٰہی حاجی محمد

تمام شد